ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲؍فروری ۲۰۰۱ء شمارہ ۵
۹؍ذوالقعدہ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲؍تبلیغ ۱۳۸۰ ہجری شمسی

دعا کا دائرہ وسیع رکھو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔ اعرابی نے نماز پڑھی اور یہ دعا کرنے لگا۔ اے اللہ صرف مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم کرنا اور ہمارے علاوہ کسی پر رحم نہ کرنا۔ حضور ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: تونے تو ایک وسیع دائرہ کو تنگ کر دیا۔

(جامع ترمذی کتاب الطہارۃ باب فی البول)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا

جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا

اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذُرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ

"دیکھو ہمارے سید و مولیٰ نبینا محمد ﷺ کیسے کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور اُن دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت ﷺ کے دشمن جانی ہوگئے تھے تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی ﷺ کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو! اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لو گے کہ خداتعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اُس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھوڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذُرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔

کرامت کیا چیز ہے اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟ سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے۔ تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیّت میں جان نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کئے جاتے اور ان کو برا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی ان کا نام رکھا جاتا ہے اور ان کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خداتعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ ان کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے تب یکدفعہ ان کا دل دُکھتا اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے۔ تب وہ خداتعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کے ساتھ گرتے ہیں۔ اور ان کی دردمندانہ دعاؤں کا آسمان پر ایک صعبناک شور پڑتا ہے۔ اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بہ تہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اٹھاتے ہیں۔ اور آخر وہ ایک نشان کی صورت میں زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا"۔

(راز حقیقت، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۵-۱۵۸)

رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہو۔ نکاح کے واسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہئے اسلام میں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے

رشتہ ناطہ کے تعلق میں درپیش مختلف مسائل ومشکلات کا تذکرہ اور قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اہم نصائح

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹؍جنوری ۲۰۰۱ء)

لندن (۱۹؍جنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الروم کی آیت نمبر ۲۲ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ شادی سے پہلے اور دوران اور اس کے بعد بھی یہ دعا کرتے رہنا نہایت ضروری ہے کہ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ حضور نے فرمایا کہ مسلسل یہ دعا جاری رکھنی چاہئے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بعض احادیث نبوی پیش فرمائیں جن میں یہ ذکر ہے کہ کسی عورت سے چار اسباب کی بنا پر شادی کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب نسب کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ اور آنحضرتؐ کی نصیحت یہ ہے کہ ان چاروں میں سے تُو دینداری کو ترجیح دے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو بچہ جننے والی ہو اور بہت محبت کرنے والی ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شادی سے پہلے کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ کوئی عورت بہت بچے پیدا کرنے والی ہوگی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی خاندانی روایات پر نظر رکھی جاتی ہے۔ اگر اس کے ماں باپ اچھے بچوں والے ہوں تو اس سے بھی یہی توقع ہوتی ہے۔ اسی طرح جہاں تک اس کے محبت کرنے والی ہونے کا تعلق ہے تو پوچھ گچھ سے اس بارہ میں بھی پتہ چل سکتا ہے۔ آنحضرتؐ کا ایک ارشاد ہے کہ دنیا کی بہترین فائدہ والی چیز نیک عورت ہے۔ اسی طرح آپؐ نے نصیحت فرمائی کہ تم میں سے جب کوئی رشتہ کرنا چاہے تو ہو سکے تو اس کے بارہ میں تحقیق کر لے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پوشیدہ طور پر جماعت کے ذریعہ تحقیق ضرور کر لینی چاہئے۔ آنحضرتؐ نے رشتہ طے ہونے سے قبل اس بات کی اجازت دی ہے کہ لڑکا لڑکی کو اس کے ماں باپ کی موجودگی میں دیکھ لے۔

حضور ایدہ اللہ نے رشتہ ناطہ سے متعلق مختلف احادیث نبویہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات پیش فرمائے۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اسلام میں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ نکاح کے واسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہئے۔ کفو کے تعلق میں فرمایا کہ اگر حسب مراعات رشتہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر۵

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔(مدیر)

تنزانیہ سے مکرم میاں غلام مرتضٰی صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں:

ایک احمدی دوست کے غیر احمدی بھائی کے ہاں چار پانچ سال شادی گزر جانے پر اولاد نہیں ہو رہی تھی۔ احمدی دوست کا بھائی تو مخالفت نہیں کرتا تھا لیکن بھابھی شدید مخالفت کرتی تھی۔ بہت علاج کروائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ دراصل رحم میں گلٹیاں بن گئی تھیں جس کا دو مرتبہ آپریشن بھی کروا چکے تھے۔ ایک روز احمدی دوست اپنے بھائی کو میرے پاس لے آیا۔ خاکسار نے اس کو ادویات دیں۔ پندرہ روز بعد وہی غیر احمدی دوست مٹھائی لے کر میرے پاس آیا اور خوش خبری سنائی۔ نہ صرف یہ کہ اللہ نے انہیں اولاد کی نعمت سے نوازا بلکہ ایمان کی دولت سے بھی نوازا۔ فالحَمْدللّٰہ عَلٰی ذٰلك

☆......☆......☆......☆

لائبیریا سے مکرم منصور احمد صاحب ناصر لکھتے ہیں:

ایک احمدی دوست عرصہ دراز سے ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کے مریض تھے۔ بلڈ پریشر کے لئے روزانہ ایک گولی کھاتے مگر پھر بھی شکایت رہتی تھی۔ ان کو ہومیو پیتھی دوا دی گئی۔ خدا کے فضل سے گولی سے بھی نجات مل گئی اور بلڈ پریشر بھی نارمل ہے۔ شوگر کی وجہ سے ان کا پاؤں متاثر ہو رہا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کا شوگر والا نسخہ دیا تو ان کی پندرہ سال پرانی تکلیف جاتی رہی اور پاؤں بھی خدا کے فضل سے ٹھیک ہے۔

☆......☆......☆......☆

ناروے میں ایک خاتون کو بچے کی پیدائش کے بعد بخار ہو گیا۔ ہومیو پیتھی ادویہ دی گئیں اور وہ صحت مند ہو گئی۔ ڈاکٹر حیران تھی کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس قدر شدید انفیکشن بغیر ڈاکٹری دوا کے ٹھیک ہو جائے۔

اسی طرح دو پراسٹیٹ کینسر کے مریض تھے۔ دونوں کو سلیشیا(Silecia) استعمال کروائی گئی۔ دونوں کو ہدایت کی کہ آپریشن سے پہلے ٹیسٹ کروا لیں۔ ایک نے ٹیسٹ کرایا تو ڈاکٹروں نے کہا تمہیں کسی قسم کا کینسر نہیں۔ دوسرے دوست نے بغیر ٹیسٹ کے آپریشن کروالیا تو پتہ چلا کہ اس کا بغیر وجہ کے آپریشن کر دیا گیا ہے جس پر ڈاکٹر بھی پریشان ہو گیا۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

ملے تو اپنے کفو میں کرنا چاہئے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی بہتری کو سمجھ سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے رشتہ ناطہ کے تعلق میں مختلف مسائل و مشکلات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بعض لڑکے جو پاکستان میں ہیں اور باہر یورپ میں شادیاں کرنا چاہتے ہیں ان کے کوائف ایسے ہوتے ہیں کہ بیرونی لڑکی انہیں قبول نہیں کر سکتی۔ مثلاً ان میں سے بعض کی تعلیم نہیں ہوتی۔ جو باہر رشتوں کے خواہشمند ہیں ان کے لئے اعلیٰ تعلیم کا اور ایسے پروفیشن کا ہونا ضروری ہے جو باہر کے ملکوں میں کام آسکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ بعض لڑکیاں غیر احمدیوں سے شادی کر لیتی ہیں اور بعد میں پھر روتی ہوئی گھر واپس آتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں جو غیر مسلموں سے شادی کر لیتی ہیں۔ ایسی لڑکیاں بہت ہی ناکام موت مرتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں اکثر ان کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کسی گھر سے کوئی ایک لڑکی کسی غیر احمدی کے ساتھ خراب ہو جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی بہنیں اگر نیک ہوں تو ان سے بھی شادی نہ کی جائے۔ اگر سارا خاندان ہی گندہ ہو تو ہرگز شادی نہ کریں۔ لیکن اگر باقی خاندان پاک ہے، بہنیں پاکیزہ ہیں تو ان سے شادی نہ کرنا قرآنی تعلیم ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی﴾ کے منافی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ روزگار کے سلسلہ میں کوشش کرنا رشتوں سے منسلک نہیں ہے۔ یہ الگ محکمہ ہے۔ بعض دفعہ شادی کے نتیجہ میں ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ جو باہر کام کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ ایسی فیلڈ میں مہارت حاصل کریں جیسے مثلاً کمپیوٹر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض والدین اپنی بچیوں سے کام لیتے ہیں تاکہ چھوٹے بچوں کی تعلیم کے اخراجات ان کی آمد سے پورے کر سکیں اور وہ بے چاری شادی کے بغیر بیٹھی رہتی ہے، یہ ناجائز بات ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض جگہ یہ ظلم ہوتا ہے کہ خدا نے ولی تو باپ کو بنایا ہے لیکن ماں ولی بن رہی ہوتی ہے اور مرد پر غالب آتی ہے۔ یہ طریق غلط ہے۔ اسی طرح بعض لوگ یکطرفہ طور پر بہت اونچے معیار بنا لیتے ہیں۔ یہ بات رشتوں کے معاملہ میں ایک لعنت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ساری دقتیں رشتوں کے سلسلہ میں مجھے درپیش ہیں۔ حضور نے امید ظاہر کی کہ احباب جماعت پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور جماعت کے مسائل تیزی سے حل ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ اس طرف توجہ دینے کا حکم فرمایا ہے اس کثرت سے رشتے ہو رہے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اصل میں تو سب کام خدا تعالیٰ خود ہی کر رہا ہے۔ میرے اللہ کا یہی سلوک ہے کہ کام سارے خود بناتا ہے اور بظاہر حکم مجھے ہے کہ تم کرو۔

نقشِ فریادی!

(۱)

تحفّظ دے نہیں سکتی کسی کو
جہاں والوں کی جھوٹی حکمرانی
ضمانت حِفظِ جان و مال کی ہے
فقط تیری نگہ کی پاسبانی

(۲)

ابھی رنگیں ہے خُوں سے ظلم کا ہاتھ
بیاں ممکن نہیں اِس ماجرے کا
خداوندا ، ابھی آیا نہیں کیا ؟
مقرّر وقت تیرے فیصلے کا

(سعید احمد اعجاز)

اے خدا......

اے خدا اے خدا، انتہاء ہو گئی
اب تو آ، آ بھی جا ، انتہاء ہو گئی

خوگر صبر ہیں جانتا ہے تو پھر
اور نہ آزما ، انتہاء ہو گئی

تاب شکوہ نہیں ، خون میرا مگر
اتنا ارزاں ہوا ۔ انتہاء ہو گئی

تیری رحمانیت پہ فدا ہوں مگر
میرے قاہر خدا ۔ انتہاء ہو گئی

تیرے بندوں کا پھر ناخدا بن گیا
ایک تازہ خدا ۔ انتہاء ہو گئی

اب نہ آیا اگر اور کب آئے گا
ہو گئی انتہاء ۔ انتہاء ہو گئی

دیکھ محمودؔ کی ، تیرے مہجور کی
تھک چلی ہے صدا انتہاء ہو گئی

(مبشر احمد محمود)

مدینۃ الرسولؐ کی مقدس سرزمین سے

قرآن کریم کے اردو ترجمہ کی اشاعت

بعض مفید اور گرانقدر حواشی

اور دو نہایت افسوسناک فروگزاشتیں

(دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت)

مدینہ منورہ تخت گاہ رسول کائنات ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تَذَكَّرْتُ يَوْمًا فِيْهِ اُخْرِجَ سَيِّدِیْ
فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَيْنِ مِنِّی بِمُنْتَدی
اِلَی الْاٰنِ اَنْوارٌ بُبْرقَةِ يَثْرِبَ
نُشَاهِدُ فِيْهَا كُلَّ يَوْمٍ تَجَدُّدَا
فَوَجْهُ الْمَدِيْنَةِ صَارَ مِنْهُ مُنَوَّرًا
وَبَارَكَ حُرَّ الرَّمْلِ وَطْئًا وَّ قَرْدَدَا

یعنی مجھے وہ دن یاد آیا جس میں میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے گھر سے نکالے گئے تو میری آنکھوں سے مجلس ہی میں آنسو بہ پڑے۔ اب تک یثرب کی پتھریلی زمین میں انوار موجود ہیں۔ ہر روز ہم ان میں جدّت کا مشاہدہ کر رہے ہیں ۔ مدینہ کا چہرہ آنحضرتؐ کی وجہ سے منور ہو گیا اور حضور نے اپنے چلنے پھرنے سے برکت دی خالص ریتلی زمین اور پتھریلی زمین کو بھی۔

اس مقدس سرزمین سے ۱۴۱۷ھ (۹۷-۱۹۹۶ء) میں (جلالة الملك خادم الحرمين الشريفين) شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس پوسٹ بکس نمبر ۶۲۶۳ کے زیر انتظام "قرآن کریم مع اردو ترجمہ و تفسیر" طبع ہوا ہے۔ اور جلالۃ الملک کی طرف سے ہدیۃً تمام مسلمانان عالم میں تقسیم ہو رہا ہے۔ بلاشبہ کتاب اللہ کی مختلف زبانوں میں ترجمہ و تفسیر کی اشاعت ایک عظیم سعادت ہے۔

۱۷۷۲ صفحات پر مشتمل اس علمی و دینی تحفہ کی کتابت و طباعت اور کاغذ سبھی نفاست کا ایک مثالی نمونہ ہیں ۔ مترجم مولوی محمد جوناگڑھی ہیں اور تفسیری حواشی مولوی صلاح الدین یوسف صاحب کے تحریر کردہ ہیں۔ مقدمہ میں سعودی مملکت کے وزیر مذہبی جناب ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی تحریر فرماتے ہیں:

"یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی ترجمہ خواہ کیسی ہی دِقّت نظر سے انجام پایا ہو ان عظیم معانی کو کماحقہ ادا کرنے سے بہر حال قاصر رہے گا جو اس معجزانہ متن میں پنہاں ہیں۔ نیز یہ کہ ترجمہ میں جن مطالب کو پیش کیا جاتا ہے وہ دراصل **مترجم کی قرآن فہمی کا ماحصل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر انسانی کوشش کی طرح ترجمۂ قرآن میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان باقی رہتا ہے** ۔ اس بنا پر قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ انہیں اس ترجمہ میں کسی مقام پر کوئی فروگزاشت نظر آئے تو ...... ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے"۔

اس مختصر تعارف کے بعد ذیل میں بعض نہایت مفید، خیال افروز اور گرانقدر حواشی ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ واللّٰہ ھو الموفق۔

☆......☆......☆......☆

منعم علیہ گروہ اور ان کی رفاقت کے لئے دعا

زیر آیت ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ لکھا ہے:

"یہ صراط مستقیم کی وضاحت ہے کہ یہ سیدھا راستہ وہ ہے جس پر وہ لوگ چلے جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ منعم علیہ گروہ ہے انبیاء، شہداء، صدیقین اور صالحین کا۔ جیسا کہ سورہ نساء میں ہے ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُوْلٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُوْلٰئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء: ۶۹)۔ "اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی **انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین** ۔ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے"۔ اس آیت میں یہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ انعام یافتہ لوگوں کا یہ راستہ اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا راستہ ہے، نہ کہ کوئی اور راستہ"۔

(حاشیہ بر آیت صراط الذین انعمت علیھم صفحہ ۲)

☆......☆......☆......☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے۔ مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(المسیح الموعود)

☆......☆......☆......☆

اسلام کے نام لیوا "مغضوب وضآلّین" کے زُمرہ میں

"بعض روایات سے ثابت ہے کہ مغضوب علیہم (جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا) سے مراد یہودی اور ضالین (گمراہوں) سے مراد نصاریٰ (عیسائی) ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ مفسرین کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ لا اعلم خلافابين المفسرين فی تفسير ﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ باليهود و ﴿الضَّآلِّيْنَ﴾ بالنصاریٰ - (فتح القدیر)۔ اس لئے صراط مستقیم پر چلنے کی خواہش رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہود اور نصاریٰ دونوں کی گمراہیوں سے بچ کر رہیں۔ یہود کی بڑی گمراہی یہ تھی کہ وہ جانتے بوجھتے صحیح راستے پر نہیں چلتے تھے، آیات الٰہی میں تحریف اور حیلہ کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے، حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے، اپنے احبار و رھبان کو حرام و حلال کرنے کا مجاز سمجھتے تھے۔ نصاریٰ کی بڑی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو کیا اور انہیں ابن اللہ اور ثَالِثُ ثَلَاثَه (اللہ کا بیٹا اور تین خدا میں سے ایک) قرار دیا۔ **افسوس ہے کہ امت محمدیہ میں بھی یہ گمراہیاں عام ہیں اور اسی وجہ سے وہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہیں۔** اللہ تعالیٰ اسے ضلالت کے گڑھے سے نکالے تاکہ ادبار و نکبت کے بڑھتے ہوئے سائے سے وہ محفوظ رہ سکے"۔ (حاشیہ بر آیت غیر المغضوب علیھم ولا الضالین صفحہ ۲)

☆......☆......☆......☆

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ ان یہودیوں کو مغضوب علیھم کی خصوصیت اس لئے دی گئی ہے کہ دنیا میں ہی ان پر غضب الٰہی نازل ہوا تھا اور اسی بنا پر سورۃ فاتحہ میں اس امت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ خدایا ایسا کر کہ وہی یہودی ہم نہ بن جائیں۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جس کا یہ مطلب تھا کہ جب اس امت کا مسیح مبعوث ہو گا تو اس کے مقابل پر وہ یہود بھی پیدا ہو جائیں گے۔ جن پر اسی دنیا میں خدا کا غضب نازل ہو گا۔ پس اس دعا کا یہ مطلب تھا کہ یہ مقدر ہے کہ تم میں سے بھی ایک مسیح پیدا ہو گا اور اس کے مقابل پر یہود پیدا ہونگے جن پر دنیا میں ہی غضب نازل ہو گا۔ سو تم دعا کرتے رہو کہ تم ایسے یہود نہ بن جاؤ"۔

نیز فرمایا:

"پس جب کہ یہودی یہی لوگ بنیں گے جو مسلمان کہلاتے ہیں تو کیا یہ اس امت مرحومہ کی بے عزتی نہیں کہ یہودی بننے کے لئے تو یہ مقرر کئے جائیں مگر مسیح جو ان یہودیوں کو درست کرے گا وہ باہر سے آوے۔ یہ تو قرآن شریف کے منشاء کے سراسر برخلاف ہے"۔

(تذکرۃ الشہادتین بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹ ناشر ادارۃ المصنفین ربوہ)

☆......☆......☆......☆

نبوت کے تین بنیادی مقاصد

آیت کریمہ "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ......الخ" کے تحت لکھا ہے:

"اس آیت میں نبوت کے تین اہم مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) تلاوت آیات (۲) تزکیہ (۳) تعلیم کتاب و حکمت۔ تعلیم کتاب میں تلاوت از خود آجاتی ہے، تلاوت کے ساتھ ہی تعلیم ممکن ہے۔ تلاوت کے بغیر تعلیم کا تصور ہی نہیں۔ اس کے باوجود تلاوت کو الگ ایک مقصد کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے اس نکتے کی وضاحت مقصود ہے کہ تلاوت بجائے خود ایک مقدس اور نیک عمل ہے چاہے پڑھنے والا اس کا مفہوم سمجھے یا نہ سمجھے۔ قرآن کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرنا یقیناً ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے لیکن جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہو یا اتنی فہم و استعداد بہم نہ پہنچ جائے، تلاوت قرآن سے اعراض یا غفلت جائز نہیں۔ تزکئے سے مراد عقائد اور اعمال و اخلاق کی اصلاح ہے۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے انہیں شرک سے ہٹا کر توحید پر لگایا اسی طرح نہایت بداخلاق اور بداطوار قوم کو اخلاق و کردار کی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا"۔ (آیت لقد منّ اللّٰه علی المؤمنین ۔ آل عمران صفحہ ۱۸۲)

☆......☆......☆......☆

آنحضرتؐ سے "دوسرے نبی" پر ایمان لانے کا "خصوصی عہد"

آیت کریمہ "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ......الخ" کے تحت لکھا ہے:

(الف) "ہر نبی سے یہ وعدہ لیا گیا کہ اس کی زندگی اور دور نبوت میں اگر دوسرا نبی آئے گا تو اس کی مدد کرنا ضروری ہو گا۔ جب نبی کی موجودگی میں آنے والے نئے نبی پر خود اس نبی کو ایمان لانا ضروری ہے تو ان کی امتوں کے لئے تو اس نئے نبی

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 —— Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

پرایمان لانا بطریق اولیٰ ضروری ہے"۔
(حاشیہ برآیت واذاَخذاللّٰہ میثاق النّبیّٖن۔ آل عمران آیت ۸۱۔ صفحہ ۱۵۷)

(ب) سورۃ الاحزاب آیت ۷ میں "جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور بالخصوص آپ سے"۔ یہ ترجمہ صفحہ ۱۱۶۷ میں موجود ہے اور حاشیہ میں اس کی تفسیر بایں الفاظ کی گئی ہے۔
"اس عہد سے کیا مراد ہے۔ بعض کے نزدیک یہ وہ عہد ہے جو ایک دوسرے کی مدد اور تصدیق کا انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا تھا جیسا کہ سورۃ آل عمران کی آیت ۸۱ میں ہے"۔(ایضاً)

☆......☆......☆......☆

آیت "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ" کی تفسیر حضرت خاتَم النَّبِیّٖنؐ کی زبان مبارک سے

سورۃ المائدہ کی آیت کریمہ "وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا......الخ" کے تحت لکھا ہے:
"حدیث میں آتا ہے کہ میدان حشر میں نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف آپ کے کچھ امتی آنے لگیں گے تو فرشتے ان کو پکڑ کر دوسری طرف لے جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے انہیں آنے دو یہ تو میرے امتی ہیں۔ فرشتے آپ کو بتلائیں گے "اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ" (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں جانتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں بھی اس وقت یہی کہوں گا جو العبدالصالح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) ﴿وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ﴾۔
(صحیح بخاری تفسیر سورۃ المائدہ وکتاب الانبیاء، صحیح مسلم باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامۃ)"۔(حاشیہ برآیت فلما توفیتنی۔ سورۃالمائدہ :۱۱۸۔ صفحہ ۳۳۹)

☆......☆......☆......☆

مالی جہاد کرنے والی ایک قوم کے ظہور کی پیشگوئی

زیر آیت " وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَیْرَکُمْ ......الخ" لکھا ہے:
"تم سے زیادہ اللہ اور رسول کے اطاعت گزار اور اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرنے والے ہونگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "اس سے مراد یہ اور اس کی قوم ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ بھی لٹکا ہوا ہو تو اس کو فارس کے کچھ لوگ حاصل کرلیں گے"۔
(الترمذی۔ ذکرہ الأسبانی فی الصحیحۃ ۱۴۳)(حاشیہ زیر آیت و ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم۔ سورۃ محمد :۳۸۔ صفحہ ۱۴۴۱)

☆......☆......☆......☆

دوافسوسناک فروگزاشتیں

اول:۔ شاہانہ سطوت و شوکت کے ساتھ چھپنے والے اس قرآن کریم کے صفحہ ۲۷۲ پر آیت ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ﴾(النساء :۱۵۸) کا ترجمہ تو یہ دیا گیا ہے کہ "بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا" مگر اس کے برعکس اس کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ:
"یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور متواتر صحیح حدیث سے بھی یہی ثابت ہے"۔(ایضاً)
یہ خیال سراسر تحکم اور مغالطہ آفرینی کا شاہکار ہے کیونکہ قرآن کریم اور متواتر صحیح حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے جانے کے الفاظ ہرگز موجود نہیں۔ اس ضمن میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نہایت درد بھرے دل کے ساتھ ناصحانہ انداز میں تحریر فرماتے ہیں:
"جب مولویوں نے اپنے منہ سے اقرار کیا کہ ہمارے نبی ﷺ تو نعوذباللہ مردہ ہیں مگر حضرت عیسیٰ قیامت تک زندہ ہیں تو وہ لوگ اہل اسلام پر سوار ہو گئے اور ہزاروں سادہ لوحوں کو انہوں نے انہیں باتوں سے گمراہ کیا اور ان بے تمیزوں نے یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء تو سب زندہ ہیں، مُردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ معراج کی رات آنحضرت ﷺ کو کسی کی لاش نظر نہ آئی سب زندہ تھے"۔
(آئینہ کمالات اسلام ضمیمہ صفحہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۰)
باقی رہا رَفَعَ کا عربی لفظ تو خود اللہ جلشانہ نے اس کے معنی سورۃ مریم آیت ۵۷ میں حضرت ادریس علیہ السلام کے لئے ﴿وَّرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کے الفاظ استعمال کر کے بیان فرمادئے ہیں۔ چنانچہ اس مترجم قرآن مجید میں اس آیت کی یہ تفسیر درج ہے کہ: "اس سے مراد مرتبت کی وہ بلندی ہے جو نبوت سے سرفراز کر کے انہیں عطا کی گئی"۔ (صفحہ ۸۴۵)
دوم:۔ مدینہ منورہ سے شائع ہونے والے قرآن کریم کے صفحہ ۱۱۸۲ پر "خاتَمَ النَّبِیّٖن" کا ترجمہ کیا گیا ہے "تمام نبیوں کو ختم کرنے والے"۔ حالانکہ حاشیہ کے تفسیری نوٹ میں لغت عرب کی رو سے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ "خاتَم مہر کو کہتے ہیں"۔ اور یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مُہر خواہ پہلے لگے یا بعد میں اس کا مقصد تصدیق کرنا اور جاری کرنا ہی ہوتا ہے۔ "مُہر عدالت سے جاری ہوا" کا مشہور عالم اردو محاورہ اس پر مُہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔
قبل ازیں سعودی حکومت ہی کے اہتمام خاص سے جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی "شیخ الاسلام" دیوبند کا اردو ترجمہ قرآن عظیم چھپ چکا ہے۔ اس میں بھی خاتم النبیین کا ترجمہ "مُہر سب نبیوں پر" کے الفاظ میں لکھا ہے اور اس کی تفسیر واضح الفاظ میں یہ دی گئی ہے کہ:
"جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی (صلعم) پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مُہر لگ کر ملی ہے"۔
(قرآن مجید عکسی صفحہ ۵۵۰۔ حاشیہ ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ کراچی)

☆......☆......☆......☆

مقام خاتم النبیین

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے وجد آفریں الفاظ میں)

اس نہایت مختصر علمی و تحقیقی عرضداشت کو ختم کرنے سے قبل یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جس میں داخلہ کے شرائط بیعت میں ختم نبوت پر ایمان لانا لازمی ہے۔ مگر خاتم النبیین کے عدیم المثال مقام کی عارفانہ حقیقت کیا ہے؟ اس کا جواب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے وجد آفریں الفاظ میں سنئے۔ فرماتے ہیں:
"ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبیؐ دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفینؐ اور خاتم النبیینؐ ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو خاتم النبیین ہیں اور آپؐ پر نبوت ختم ہو گئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدمؑ سے لے کر مسیحؑ ابن مریمؑ تک نبیوں کو دئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ میں جمع کر دئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات، وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔
اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں"۔
(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۲۷۔۲۲۸)
وآخرُ دَعْوٰنا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن۔

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT

خطبہ جمعہ

یہ رسول اللہ کی صحبت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا

اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت آئے۔ چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذاہب پر غالب کر کے دکھاؤں

(سنہ ۱۹۰۰ء کے آخری جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ خطبہ جمعہ کے بعض اقتباسات کے حوالہ سے جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۹؍دسمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۹؍فتح ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ.وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ. وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾۔(سورة الجمعة آيات ۳۔۴)

ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

آج ۲۹؍دسمبر کو اس صدی کا آخری جمعہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں گزشتہ صدی کا آخری جمعہ ۲۸؍دسمبر کو تھا۔ پس اسی نسبت سے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات جو اس جمعہ کے دن حضور نے فرمائے تھے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ لمبے اقتباسات تھے ان میں سے کتر بیونت کر کے مضمون کو تسلسل میں رکھتے ہوئے تو مختصر کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی قوت قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپؐ کے تربیّت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپؐ کے لئے اپنی جان مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے"۔ یعنی جان و مال سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے یعنی علی الرغم دشمن کے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ .... "غرض رسُول اللہ ﷺ کی رحیمیّت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مالكِ يوم الدين کا عملی ظہور صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے اُن میں اور اُن کے غیروں میں فرقان رکھ دیا۔ جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں اُن کو دی گئی، یہ ان کی دنیا میں جزا تھی۔ اب قصہ کو تاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان صفات اربعہ کی تجلّی چمکی۔ لیکن بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گذر چکے۔ بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے، وہ بھی صحابہ ہی میں داخل ہے۔ جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا: وَاٰخَرِيْنَ مِنهُم لَمَّا يَلحَقُوا بِهِم۔ یعنی صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعود کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہ ہی ہو گی۔

اس آیت کے متعلق مفسّروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ منھُم کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہؓ ہی کی طرح ہو گا۔ صحابہؓ کی تربیّت ظاہری طور پر ہوئی تھی مگر اُن کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ وہ بھی رسُول اللہ ﷺ کی تربیت کے نیچے ہوں گے اس لئے سب علماء نے اس گروہ کا نام صحابہ (رضوان اللہ علیہم) ہی رکھا ہے۔

جیسے ان صفات اربعہ کا ظہور اُن صحابہؓ میں ہوا تھا ویسے ہی ضروری ہے کہ اٰخَرِيْنَ مِنهُم لَمَّا يَلحَقُوا بِهِم کی مصداق جماعت صحابہ میں بھی ہو۔ اب دیکھو کہ صحابہؓ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی جبکہ تم تھوڑے تھے۔ اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی"۔

"........ چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا۔ اور وہ مَیں ہوں۔ جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی۔ جس کے لئے رسُول اللہ ﷺ نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دوکاندار، خود غرض کہا گیا۔ افسوس اُن پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا، وقت پایا اور نہ پہچانا........۔

اُس وقت رسُول اللہ ﷺ نے اپنی جگہ پر دعا کی۔ اَللّٰهم اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ لَنْ تُعْبَدَ فِیْ الْاَرْضِ اَبَدًا۔ یعنی اے اللہ! اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔

سُنو! مَیں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے، وہی بدر اور اَذِلَّةٌ کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟ نہ سلطنتِ ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت مُنہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں۔ اور کیا مجال ہے جو سر اُٹھائیں........"۔

آہ میں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے۔ اسلام پر ذلت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے چنانچہ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام مِلّتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے........"۔

یہ لوگ جب اس طرح سے اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَاالذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کس طرح پر اُس کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ خسوف و کسوف رمضان میں ہو گیا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مہدی موجود نہ ہو اور یہ مہدی کا نشان پورا ہو جاوے........"۔

"آنے والا آگیا۔ اُن کی تکذیب اور شور وبکا سے کچھ نہ بگڑے گا۔ ان لوگوں کی ہمیشہ سے اسی طرح کی عادت رہی ہے۔ خدا کی باتیں سچّی ہیں اور وہ پُوری ہو کر رہتی ہیں۔ پس تم ان بد صحبتوں سے بچتے رہو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اسلام کی حقیقت اپنے اندر پیدا کرو۔" (ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۳)

مولوی منظور چنیوٹی صاحب کی

دعوتِ مُباہلہ کے جواب میں

(رشید احمد چوہدری - پریس سیکرٹری)

(پریس ریلیز): مولوی منظور چنیوٹی صاحب نے ایک بار پھر سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دوسری سالانہ چناب کانفرنس کے موقع پر جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کو دعوت دی ہے کہ وہ میدان میں آکران سے مباہلہ کر لیں۔(ہفت روزہ نوائے وقت لندن۔ ۲۳/نومبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۳)

حقیقت یہ ہے کہ مولوی منظور چنیوٹی صاحب ایک عرصہ سے اپنی دوکانداری چمکانے کے لئے ایسے اعلان کرتے چلے آرہے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ متعدد بار یہ اعلان کر چکی ہے کہ مباہلہ کے لئے فریقین کا ایک میدان میں اکٹھا ہونا ضروری نہیں۔ مباہلہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں فیصلہ طلبی کا نام ہے تاکہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ فریقین میں سے کونسا فریق جھوٹا ہے اور کون سچا۔ کس فریق کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید شامل ہے اور کون ہے کہ جس کے مقدر میں ذلتیں رکھی گئی ہیں۔

مولوی منظور چنیوٹی متعدد بار جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں مگر پھر بھی نہایت ڈھٹائی کے ساتھ مباہلہ کی رٹ لگائے چلے جارہے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰/جون ۱۹۸۸ء کو تمام اشد ترین معاندین احمدیت اور آئمۃ التکفیر کو دعوت مباہلہ دی تھی جو عمومیت کا رنگ رکھتی تھی۔ اس دعوت مباہلہ کو حسب شرائط قبول کرنے کی بجائے مولوی منظور چنیوٹی نے ۲۱/جون ۱۹۸۸ء کو اخبارات میں یہ بیان شائع کروادیا:

"سابق رکن پنجاب اسمبلی مولانا منظور احمد چنیوٹی نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کا چیلنج مباہلہ قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے مرزا طاہر احمد کے باپ، دادا اور بھائی کو دعوت مباہلہ دی تھی لیکن وہ میدان میں نہ آئے"۔

(روزنامہ امروز ۲۱/جون ۱۹۸۸ء)

☆......ہمارا مولوی منظور چنیوٹی سے یہ سوال ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دادا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۸ء میں وفات پاگئے تھے جبکہ اس وقت مولوی منظور چنیوٹی کا کوئی وجود نہ تھا۔ اگر مولوی منظور چنیوٹی اپنے اس بیان میں جھوٹے نہیں تو وہ اپنی پیدائش کا سرٹیفکیٹ دیکھ کر بتائیں کہ ان کے بیان میں کہاں تک صداقت ہے۔

☆......پھر مولوی منظور چنیوٹی صاحب نے اسلم قریشی کی گمشدگی پر بار بار یہ اعلان کیا کہ اس کے اغوا کے پس پردہ جماعت احمدیہ کی سازش کار فرما ہے اور تحدی کے ساتھ یہ اعلان کیا تھا کہ:

"مجاہد اسلام مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلے میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کو چھ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دیئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے۔ اگر ان چھ میں ملزم برآمد نہ ہوا تو ہم سر بازار گولی کھانے کو تیار ہیں"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۸/فروری ۱۹۸۴ء)

☆......☆......☆......☆

اسی طرح اسلم قریشی کو پہلے اغواشدہ اور پھر مقتول قرار دے کر اس کی متعدد مرتبہ نماز ہائے جنازہ غائب پڑھی گئی اور نہ جانے کتنے جلسے کئے گئے، جلوس نکالے گئے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ملک بھر میں تحریک چلائی گئی، ہنگامے برپا کئے گئے۔ معصوم احمدیوں کو شہید کیا گیا، ان کی جائیدادوں کو نقصان پہنچایا گیا، احمدیہ مساجد کو مسمار کر دیا گیا۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ نے خاص طور پر اس الزام کو اپنے مباہلہ کے پمفلٹ میں ذکر کر کے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا تھا۔ اور پھر اچانک حضرت امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کے اعلان کے ٹھیک ایک ماہ بعد اسلم قریشی خود نمودار ہو گیا۔ سارے ملک میں اس واقعہ کی تشہیر ہوئی۔ ملک کے اخباروں اور ٹیلی ویژن نے اسے نمایاں طور پر پیش کیا۔ اسلم قریشی نے بیان دیا کہ اسے کسی نے اغوا نہیں کیا تھا بلکہ وہ گھریلو پریشانیوں، مذہبی عقائد اور ملکی حالات سے دلبرداشتہ ہو کر ایران چلا گیا تھا۔ اب ساڑھے پانچ سال بعد وہ پاکستان آیا ہے۔ اس نے یہ بیان بھی دیا کہ وہ خود اس لئے گم نہیں ہوا کہ قادیانی اقلیت کو پریشان کرے۔

اسلم قریشی کے زندہ نمودار ہونے کے بعد غیرت کا تقاضا تھا کہ مولوی منظور چنیوٹی اپنے جھوٹے ہونے کا اعلان کرتے اور سر بازار گولی کھا لیتے مگر نہ تو انہوں نے اپنے اس اعلان کے مطابق سر بازار گولی کھائی اور نہ ہی انہیں کوئی شرم محسوس ہوئی۔ حتیٰ کہ جب پنجاب اسمبلی کے ایک اجلاس میں ان کے ضمیر کو جھنجھوڑا گیا اور روزنامہ جنگ کی یکم مارچ ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں شائع شدہ اسمبلی کی کارروائی کے مطابق خواجہ محمد یوسف صاحب رکن اسمبلی نے بھرے ایوان میں کہا:

"مولانا چنیوٹی نے اس سے قبل کہا تھا کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے غائب کیا ہے۔ اگر اسلم قریشی مل جائیں تو میں اپنے آپ کو پھانسی دے دوں گا۔ اسلم قریشی مل گئے لیکن مولانا چنیوٹی نے اپنے آپ کو پھانسی نہیں دی"۔

مولانا چنیوٹی آج تک اس کے جواب میں چپ سادھے ہوئے ہیں۔ اس طرح اسی اسمبلی میں جس کے رکن ہونے کا انہیں فخر تھا خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ذلت کے سامان پیدا کر دیئے۔

مگر مولوی چنیوٹی کی قسمت میں ابھی اور بھی رسوائیاں مقدر تھیں اس لئے انہوں نے ۱۶/اکتوبر ۱۹۸۸ء کو مسلم کالونی ربوہ میں ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ایک مرتبہ پھر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے چیلنج مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے اعلان کیا:

"مَیں اس سٹیج سے اعلان کرتا ہوں کہ مَیں ۱۵/ستمبر ۱۹۸۹ء تک زندہ رہوں گا تاہم قادیانی جماعت اس وقت تک زندہ نہیں رہے گی"۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۷/اکتوبر ۱۹۸۸ء)

☆......☆......☆......☆

اس کے جواب میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تحدی سے فرمایا:

"انشاءاللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ ہر زندگی کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔ منظور چنیوٹی اگر زندہ رہا تو اس کو ایک ملک ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مرگئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں احمدیت از سر نو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے۔

پس ایک وہ اعلان ہے جو منظور چنیوٹی نے کیا تھا اور ایک یہ اعلان ہے جو مَیں آپ کے سامنے کر رہا ہوں اور مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے خدا کی خدائی میں یہ بات ممکن نہیں ہے کہ منظور چنیوٹی سچا ثابت ہو اور مَیں جھوٹا نکلوں۔ منظور چنیوٹی جن خیالات اور عقائد کا قائل ہے وہ سچے ثابت ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عقائد ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ آپ اور میں جس کے علمبردار ہیں یہ عقائد جھوٹے ثابت ہوں۔ اس لئے یہ شخص بڑی شوخیاں دکھاتا رہا اور جگہ جگہ بھاگتا رہا۔ اب اس کی فرار کی کوئی راہ اس کے کام نہیں آئے گی اور خدا تعالیٰ کی تقدیر اس کے فرار کی ہر راہ بند کر دے گی اور اس کی ذلت اور رسوائی دیکھنا آپ کے مقدر میں لکھا گیا ہے۔ انشاءاللہ۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵/نومبر ۱۹۸۸ء)

جب امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پرجلال اور پر شوکت اعلان شائع ہوا تو مولوی منظور چنیوٹی پر ہیبت طاری ہو گئی اور اس نے پینترا بدلا اور اخبار میں یہ اعلان شائع کرادیا:

"مولوی منظور احمد چنیوٹی کی وضاحت۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ۱۵/ستمبر ۱۹۸۹ء تک صرف مرزا طاہر احمد کے ختم ہونے کی بات کی تھی ساری قادیانی جماعت کی نہیں"۔(روزنامہ جنگ لاہور ۳۰/جنوری ۱۹۸۹ء)

دنیا گواہ ہے کہ مولوی منظور چنیوٹی کی دونوں پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اور وہی ہوا جس کا امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ نے اعلان کیا تھا یعنی مولوی منظور چنیوٹی اگر زندہ رہا تو مزید ذلتوں کے لئے زندہ رہے گا۔

اتنی ذلت اور رسوائی کے بعد اگر مولوی چنیوٹی میں ذرہ بھر بھی غیرت ہوتی تو وہ خاموشی اختیار کر لیتے اور مباہلہ کا نام نہ لیتے مگر اس کی ہٹ دھرمی ملاحظہ ہو کہ ۱۹/اگست ۱۹۸۹ء کو اخبار میں یہ اعلان شائع کرادیا:

"جماعت احمدیہ مصنوعی مظلومیت کا پرچار کر کے موت کی آخری ہچکی لے رہی ہے۔ سلطنت برطانیہ کی طرح جماعت احمدیہ کا سورج بھی غروب ہو چکا ہے۔ کسی ملک میں اس کا وجود نہیں ہے۔

مولانا چنیوٹی کی طرف سے جماعت احمدیہ کے سربراہ کو رُوبرو آکر مباہلہ کرنے کا چیلنج"۔

(روزنامہ ملت لندن ۱۹/اگست ۱۹۸۹ء صفحہ اول)

قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ کیا کوئی معقول شخص جس کے ہوش و حواس قائم ہوں ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔ دنیا گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ آج ۱۷۰ ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے اور گزشتہ سال جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد چار کروڑ سے زائد تھی۔ مولوی منظور چنیوٹی ان حقائق کو مانیں یا نہ مانیں مگر یہ حقائق مولوی مذکور یا اسی قماش کے دوسرے ملاؤں کو جو دنیا سے جماعت احمدیہ کی صف لپیٹنے کا دعویٰ کرتے ہیں جھٹلانے کے لئے کافی ہیں۔ اور جہاں تک مولوی منظور چنیوٹی کی طرف سے ان تمام ذلتوں اور رسوائیوں کے باوجود امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کے ساتھ مباہلہ کرنے کی تکرار کا سوال ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کسی بڑے قہری نشان کے منتظر ہیں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

تاریخ احمدیت کا خون کی سرخی سے چمکتا ہوا لرزہ خیز باب

راہ خدا میں جان دینے والے

تخت ہزارہ کے پانچ روشن ستارے

(یوسف سہیل شوق)

۲۰ویں صدی کا آغاز تھا۔۱۹۰۱ء کا سال طلوع ہوا۔ کابل سے خبر ملی کہ ایک احمدی حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو احمدی ہونے کے جرم میں راہ مولا میں قربان کر دیا گیا۔ یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ کی پہلی جانی قربانی تھی۔

۲۰ویں صدی کا آخری سال ۲۰۰۰ء اپنے آخری مہینوں میں داخل ہوا۔ ۳۰؍اکتوبر کو گھٹیالیاں خورد کی مسجد میں پانچ احمدی راہ خدا میں قربان ہو گئے۔ ۱۰؍نومبر کو جمعہ کے دن تخت ہزارہ میں پانچ اور احمدیوں نے راہ خدا میں اپنی جانیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تخت ہزارہ کا گاؤں، (ضلع سرگودھا) ربوہ سے جانب شمال ۶۰۔۶۵ کلومیٹر ہلالپور چوک سے شرقی طرف قریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں احمدیوں کے ۵۰۔۶۰ گھرانے ہیں۔ اس گاؤں کے احمدی بھارت کے شہر کرنال کے مہاجر ہیں جو تقسیم ہندوپاک کے بعد یہاں آکر آباد ہوئے۔ ایک فراخ مسجد (بیت الذکر) جس کے ساتھ مربی ہاؤس ہے اس گاؤں کے احمدیوں کی روحانی تربیت کا مرکز ہے۔ ماسٹر ناصر احمد صاحب امیر جماعت ہیں۔ یہ گاؤں جو پنجاب کی لوک داستانوں میں رانجھے کا گاؤں شمار ہوتا ہے اس گاؤں میں قریباً اڑھائی سال سے ایک شخص مولوی اطہر شاہ نے احمدیوں کے خلاف گالی گلوچ اور سب و شتم کا بازار گرم کر دیا۔ مقدس احمدی بزرگوں کے خلاف اس قدر گندے کلمات استعمال کرتا جو بیان بھی نہیں کئے جا سکتے۔

جمعہ ۱۰؍نومبر ۲۰۰۰ء کو عصر کے قریب اس شخص نے غنڈوں کو ساتھ لیا اور سارے گاؤں میں احمدیوں کے گھروں کے باہر جا جا کر غلیظ گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ ہر ممکن طریق سے احمدیوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ مگر احمدیوں نے صبر کا دامن تھامے رکھا۔ مغرب کے قریب یہ شخص مسجد کے باہر آکر اسی گالی گلوچ میں مصروف تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد جیسا کہ پہلے سے منصوبہ طے تھا چند منٹوں کے اندر چار مساجد میں اعلان ہو گیا اور دو اڑھائی سو افراد کلہاڑیاں، اسلحہ اور ڈنڈے لے کر پہنچ گئے۔ مسجد کی دیوار گرا دی۔ کچھ لوگ مسجد کے اندر گھس گئے اور کچھ چھت پر چڑھ گئے۔ مقامی پولیس کو اس واقعے سے نصف گھنٹہ پیشتر اطلاع دے دی گئی تھی۔ جب یہ ہنگامہ شروع ہوا تو پولیس کے چند سپاہی وہاں موجود تھے اور نتیجہ یہ نکلا کہ چار احمدی مکرم ناصر احمد صاحب امیر جماعت، مکرم نذیر احمد صاحب رائے پوری، مکرم عارف محمود صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب موقع پر ہی راہ مولا میں قربان ہو گئے جبکہ شدید زخمی مدثر احمد صاحب ہسپتال میں جاکر شہید ہو گئے۔ اس موقع پر مشتعل ہجوم نے لاشوں کی بیحرمتی کی، چہروں پر وار کر کے ان کو مسخ کرنے کی کوشش کی، لاشوں کو گھسیٹ کر چھت پر سے گلیوں میں پھینکا گیا۔

اس دوران مشتعل ہجوم کا ارادہ ابھی اور احمدیوں کو نشانہ بنانے کا تھا کہ ایلیٹ فورس کی گاڑیاں آ گئیں۔ ان کو دیکھ کر حملہ آور منتشر ہو گئے مگر ایلیٹ فورس یا پولیس نے کسی کو حراست میں نہیں لیا۔

اس طرح سے تخت ہزارہ کی سرزمین پر پانچ احمدی راہ خدا میں قربان ہونے کا عظیم اور شاندار اعزاز پا گئے۔ آنے والا زمانہ تخت ہزارہ کو ہیر رانجھے کے حوالے سے یاد نہیں کرے گا کیونکہ یہاں پر عشق حقیقی میں سرشار پانچ احمدیوں نے اپنے خون سے لافانی عشق کی داستان تحریر کر دی۔

☆......☆......☆......☆

سب سے پہلے میں جان قربان کروں گا

راہ خدا میں قربان ہونے والے عارف محمود صاحب کو امیر صاحب نے ہدایت کی کہ مسجد کے باہر ہجوم اکٹھا ہو رہا ہے فوراً جا کر پولیس کو فون کرو۔ یہ ہنگامہ شروع ہونے سے نصف گھنٹہ پہلے کی بات ہے کہ عارف صاحب اپنے ساتھ قائد مجلس ندیم صاحب کو لے کر اپنے گھر گئے اور پولیس کو فون کیا۔ عارف صاحب نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ آزمائش کا وقت ہے حالات ایسے ہیں کہ مسجد کو بچانے کا مرحلہ ہے۔ اگر جان قربان کرنے کا وقت آیا تو دیکھ لینا میں سب سے پہلے جان قربان کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگتے ہوئے مسجد کی طرف چلے گئے۔ وہاں ندیم صاحب کو مربی ہاؤس کی حفاظت کے لئے روانہ کیا اور خود سب سے پہلے راہ مولا میں جان قربان کرنے کا اعزاز پایا۔

☆......☆......☆......☆

آج ہی تو قربانی کا وقت ہے

امیر جماعت تخت ہزارہ ماسٹر ناصر احمد صاحب ہنگامے کے وقت مسجد کی چھت پر چڑھ کر پہرہ دے رہے تھے کہ مسجد کی عقبی سمت سے کوئی حملہ نہ کر دے۔ ساتھ کے ایک مکان سے غیر از جماعت عورتوں نے ان کو پکار کر کہا کہ بھاگ جاؤ اپنی جان بچاؤ وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے تو ماسٹر ناصر صاحب نے کمال جرأت، بہادری اور بے خوفی سے کہ میں ہرگز یہاں سے نہیں جاؤں گا آج ہی تو قربانی کا وقت ہے۔

یاد رہے کہ ہنگامے کے وقت دو خواتین مسجد میں تھیں ان کو عقبی سمت سے دیوار کے اوپر سے بجلی کے کھمبے کے ذریعے باہر نکالا گیا مگر کسی احمدی مرد نے مسجد کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

راہ خدا میں جان دینے والے مبارک احمد اطفال میں شامل تھے۔ ان کی عمر ۱۵ سال کے لگ بھگ تھی یہ بھی اپنی جان راہ خدا میں قربان کرنے کے لئے دیوانہ وار دوڑتے ہوئے گھر سے آئے اور مشتعل ہجوم سے ذرا نہ گھبرائے۔ نہ پیچھے کی طرف پلٹے بلکہ آگے ہی بڑھتے گئے اور راہ خدا میں جان قربان کر دی۔

اسی طرح دو اور احمدی مختار احمد صاحب اور خالد احمد صاحب جو دو بھائی تھے وہ بھی مساجد سے اعلان سن کر احمدیہ مسجد کو بچانے کے لئے دوڑے مگر مسجد تک پہنچنے سے پہلے ہی مخالفوں کے قابو میں آ گئے جنہوں نے خالد صاحب کو شدید زخمی کر دیا اور مختار صاحب بھی زخمی ہو گئے۔ مگر یہ کسی طرح خود کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور بہت سے احمدی بھی مساجد سے اعلان سن کر مسجد کی طرف گئے مگر سخت ہجوم نے ان کو آگے نہ جانے دیا۔ ۷۵ سالہ بزرگ مکرم عبدالحمید صاحب رات کو پہرہ دینے کے لئے اپنا بستر لئے مسجد کی طرف آ رہے تھے کہ ہجوم نے ان کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور اپنی طرف سے ان کو مار کر پھینک دیا مگر وہ بچ گئے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

☆......☆......☆......☆

راہ خدا میں جان دینے والے
قابل فخر احمدیوں کا تذکرہ

محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب امیر جماعت تخت ہزارہ

تخت ہزارہ کے امیر جماعت محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب ۳۸ سال کی عمر کے جوان آدمی تھے۔ یہ قریبی گاؤں ادھیاں شریف میں مڈل سکول میں ٹیچر تھے۔ چار سال سے امیر چلے آ رہے تھے۔ موصوف شادی شدہ اور دو پھول سے کم سن اور معصوم بچوں کے باپ تھے۔ بچی کا نام عطیۃ الحی ہے جو چھ سال کی ہے اور بچہ معروف احمد چار سال کا ہے۔ دونوں بچے وقف نو میں شامل ہیں۔ امیر صاحب سیکرٹری مال بھی تھے۔ جماعت کے ہر کام میں پیش پیش رہتے تھے۔ مسجد کے پہرے کے لئے اکیلے ہی تین تین چار چار ماہ ڈیوٹی دیتے رہتے تھے۔

ناصر احمد صاحب تہجد کے پابند تھے۔ حالات جیسے بھی خراب ہوتے مسجد جا کر نماز پڑھتے۔ مکرم حاجی عبدالباسط صاحب سابق امیر جماعت تخت ہزارہ نے بتایا کہ ماسٹر صاحب راتوں کو جاگ کر ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔ اتنی عبادت کرنے والا کوئی اور جوان آدمی میں نے ساری عمر نہیں دیکھا۔ ان کو اللہ نے شہادت کی توفیق دینی تھی، میری قسمت میں یہ نہ تھا۔ میں بدقسمت اس روز ربوہ چلا گیا اور میرے امیر نے جان قربان کر دی۔

مکرم مختار احمد صاحب نے جو خود بھی زخمی ہوئے بتایا کہ امیر صاحب نہایت شریف اور دلیر

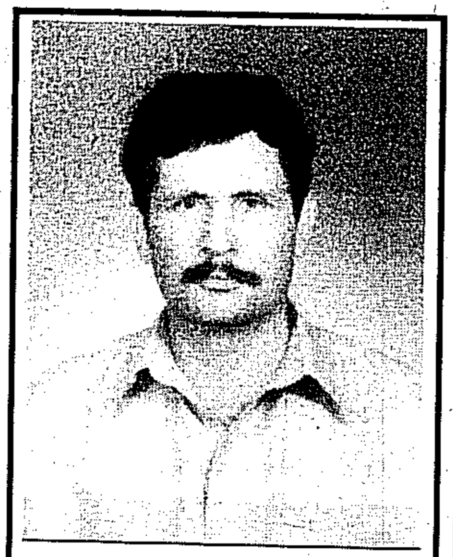

مکرم ناصر احمد صاحب

آدمی تھے۔ آخری دن انہوں نے خود جمعہ پڑھایا اور کہا کہ حالات خراب ہیں دعائیں کریں، اپنی اصلاح کریں، سارے اختلافات ختم کر دیں۔ یہ اختلاف کا وقت نہیں۔ مسجد کی حفاظت اور دیکھ بھال میں سستی نہ دکھائیں اور کوئی اور نقصان ہو تو ہو جائے مگر یہ نقصان برداشت نہ کریں۔ اگر مسجد کو کچھ ہو گیا تو ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ اگر قربانی دینے کا وقت آیا تو سب سے پہلے میں قربانی دوں گا۔

مکرم افضال احمد صاحب نے بتایا کہ امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ میرا تو جانے کا وقت آ گیا ہے اگر آپ لوگ اب بھی نہ سمجھے تو خطا کھائیں گے۔

امیر صاحب کی والدہ محترمہ نے بڑے عزم سے کہا کہ میں نے اپنے بچے کی قربانی دی ہے۔ میں نے اللہ کی راہ میں اسے قربان کیا ہے۔ بڑا نیک بخت بچہ تھا، بہت نیک فرمانبردار تھا۔ اللہ اس کی قربانی کو قبول کرے۔ یاد رہے کہ امیر صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔

امیر صاحب کی اہلیہ محترمہ نے اپنے جو تاثرات بیان کئے وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ انہوں نے بغیر روئے دھوئے بڑے وقار اور عزم سے کہا میں بہت خوش نصیب ہوں کہ خدا نے میرے سرتاج کو راہ خدا میں جان دینے کا مرتبہ عطا کیا۔ ہم سب گھر والے بہت خوش نصیب ہیں۔ اللہ قسمت والوں کو یہ مرتبہ دیتا ہے۔ دنیا سے تو یوں بھی ایک دن چلے جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماسٹر صاحب مجھے کہا کرتے تھے کہ میں بچوں کو اس لئے زیادہ ساتھ نہیں لگاتا

کہ میرے بعد مجھے یاد کر کے اداس نہ ہوا کریں۔ ماسٹر صاحب قربانی کے جوش وجذبہ سے بھرپور تھے شاید خدا نے ان کو کوئی بات بتا دی تھی۔ امیر صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے تو اتنی لمبی کہ مَیں حیران رہ جاتی۔ جب دیکھو مصلے پر بیٹھے ہیں۔ مَیں دیکھ کر ڈر جاتی، میرے دل میں وہم آیا کہ ایسے لوگ زیادہ دیر دنیا میں نہیں رہا کرتے۔ خدا ان کو جلد بلا لیا کرتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ میری بچی عطیۃ الحیٔ نے ساڑھے تین سال کی عمر میں قرآن ختم کر لیا۔ اڑھائی سال کی عمر میں اس نے قاعدہ یسرنا القرآن شروع کیا۔ مَیں بھی اسے پڑھاتی اور امیر صاحب بھی پڑھاتے۔ قاعدہ مکمل کرنے کے بعد تو چند مہینوں میں اس نے قرآن ختم کر لیا۔ نصف پارہ صبح پڑھتی، نصف شام پڑھتی۔ لوگ حیرانی سے اسے دیکھنے آتے۔ میرے میاں کہتے مَیں نے اپنے بچوں کو شیر بنانا ہے۔ اور خود خدا کا شیر بن کر چلے گئے۔ مجھے فخر ہے اس بات کا کہ مَیں راہ خدا میں جان قربان کرنے والے کی بیوہ ہوں اور میرے بچے خدا کی راہ میں جان دینے والے کے بچے ہیں۔ انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ ہم نے یہ کہہ کر خدا سے اولاد مانگی کہ ہم اسے تیری راہ میں وقف کریں گے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے اللہ نے فضل کیا اور ہمیں اولاد عطا ہوئی۔ جو دونوں وقف نو میں شامل ہیں۔ الحمد للہ۔

☆......☆......☆......☆

عزیز مبارک احمد صاحب

عزیز مبارک احمد صاحب دسویں جماعت کے طالب علم تھے۔ ان کی عمر ۱۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ عزیز مبارک احمد پانچ وقت کے نمازی تھے۔ نہایت شریف لڑکے تھے۔ مسجد کی کوئی بھی ڈیوٹی ہوتی وہ فوراً خود کو پیش کرتے۔ اس وقت وہ مسجد کی حفاظت کے لئے پہرہ دے رہے تھے۔

مکرم مبارک احمد صاحب

عزیز مبارک احمد کے والد محترم جمال الدین صاحب نے بتایا کہ میرا لڑکا ناظم اطفال تھا۔ جماعت کے کاموں میں اور مسجد کے کاموں میں ہر وقت مصروف رہتا تھا۔ امیر صاحب کے ساتھ اس کا بہت دل لگتا تھا۔ مربیان سلسلہ سے بے حد محبت اور چاہت تھی۔ اللہ میرے بچے کو جزائے خیر عطا کرے۔ میری اپیل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع میرے بچے کے لئے دعا کریں اور ہمارے لئے بھی دعا کریں۔

مکرم حاجی عبدالباسط صاحب نے بتایا کہ مبارک احمد ان لوگوں میں سے تھے کہ ان کو آدھی رات کو بھی اگر جماعت اور مسجد کے کام کے لئے بلایا جاتا تو اٹھ کر آ جاتے تھے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں اور عزیزوں کو راہ خدا میں قربان ہونے کا رتبہ ملا۔ آئندہ بھی اگر ضرورت پڑی تو ہم بھی اور ہمارے بچے بھی راہ خدا میں جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

☆......☆......☆......☆

محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری

تخت ہزارہ کے سانحہ میں دو باپ بیٹا راہ خدا میں شہادت کا رتبہ پا گئے۔ محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری اور ان کے بیٹے عارف محمود صاحب۔ آپ ہر نماز مسجد میں ادا کرتے۔ فارغ وقت بھی مسجد میں بیٹھے رہتے۔ جس دن انہوں نے راہ خدا میں جان دی اس دن مغرب کے وقت مسجد میں آئے، مغرب کی نماز پڑھی، پھر خطبہ سنا، پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اور اس کے بعد بھی گھر جانے کی بجائے مسجد ہی میں رہے۔

محترم حاجی عبدالباسط صاحب سابق امیر تخت ہزارہ نے بتایا کہ نذیر احمد صاحب بے حد حوصلہ والے آدمی تھے۔ غیر از جماعت بھی ان کی برملا تعریف کرتے تھے۔ بچوں کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آتے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

محترم نذیر احمد صاحب کی عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ زمیندارہ کا کام کرتے تھے۔ ان کے چار بیٹے ہیں تین کراچی میں ہوتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے سبھی جماعتوں میں تیز ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) افضال محمود صاحب (۲) طارق محمود صاحب (۳) عارف محمود صاحب (جو راہ مولا میں شہید ہوئے) (۴) طاہر محمود صاحب۔

محترم نذیر احمد صاحب کی بیوہ نے بتایا کہ میرے خاوند بہت دیندار اور پرہیزگار تھے۔ وہ بڑی دلیری سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مسجد کی چھت پر راہ مولا میں شہید ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ سے درخواست ہے کہ میرے لئے، میرے بیٹوں کے لئے دعا کریں اللہ ان کو بہت بہادر اور نیک بنائے اور احمدیت کی خدمات کی توفیق دے آمین۔

محترم افضال محمود صاحب نے اپنے والد صاحب کے بارے میں بتایا کہ ان کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا تھا اور وہ اس حدیث کی عملی مثال تھے کہ مومن کا دل ہر وقت مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔ وہ اگرچہ ان پڑھ تھے مگر سلسلہ کا کوئی بھی کام ان کے سپرد کیا جاتا تو وہ پوری ذمہ داری سے بجا لاتے۔ ہمیں بھی انہوں نے نمازوں اور چندوں کی عادت ڈالی۔ مرکز سے جو بھی نمائندہ آتا اس کی خدمت کرتے۔

☆......☆......☆......☆

محترم عارف محمود صاحب

محترم عارف محمود صاحب کی عمر ۳۰۔۳۲ سال تھی۔ آپ تخت ہزارہ میں تیل کی ایجنسی چلاتے تھے۔ مسجد کی دکانوں میں غربی سمت آپ کی دکان تھی۔ آپ شادی شدہ اور دو بچوں کے باپ تھے۔ عزیز مدثر احمد عمر تین سال اور بیٹی طیبہ سحر عمر دو ماہ۔ آپ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ اس وقت بھی خدام الاحمدیہ میں معتمد اور اصلاح وارشاد کا عہدہ آپ کے سپرد تھا۔

محترم حاجی طارق محمود صاحب نے جو محترم عارف محمود صاحب کے بڑے بھائی ہیں بتایا کہ عارف محمود مجھ سے چھوٹا تھا۔ بہت ہی خدمت گزار تھا۔ بچپن ہی سے ہم چاروں بھائیوں کو دین کی خدمت کا جذبہ عطا ہوا تھا۔ ہم سب کی خواہش ہوتی تھی کہ مسجد اور جماعت کے ہر کام میں نمایاں حصہ لیں۔ عارف ربوہ میں بھی کاروبار کرتے رہے پھر گاؤں آ گئے۔ ہر وقت امیر صاحب کے ساتھ مل کر جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔

دائیں عارف محمود صاحب بائیں نذیر احمد صاحب (باپ بیٹا)

ہم نے خدام الاحمدیہ میں جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پہلے بھی تیار تھے اور آج بھی تیار ہیں۔ آج جب جان قربان کرنے کا وقت آیا تو ہم کس طرح پیچھے رہ سکتے تھے۔ اب بھی جب کبھی جماعت کو ہماری جانوں اور مالوں کی قربانی کی ضرورت پڑے گی ہم تیار ہونگے۔ اور آگے نکلیں گے اور دوسروں سے سو سو فٹ آگے ہونگے۔

مکرم حاجی عبدالباسط صاحب نے بتایا کہ عزیزم عارف محمود خدام میں سے اللہ کے فضل سے نہایت دلیر اور حوصلہ والے بچے تھے۔ جب بھی کبھی مسجد پر کڑا وقت آیا۔ یہ حفاظت میں پیش پیش ہوتے تھے۔ ہمیشہ راہ خدا میں شہادت کی خواہش رکھتے تھے۔ جس روز انہیں خدا کی راہ میں شہادت کا رتبہ ملا اس دن بھی کہتے تھے میں سب سے پہلے جان دوں گا۔ اور انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ جماعت کو ایسے جوانوں پر ہمیشہ فخر اور ناز رہے گا۔

مکرم افضال محمود صاحب نے جو عزیز عارف محمود کے بڑے بھائی ہیں بتایا کہ جس وقت عارف گھر فون کرنے گیا اس وقت گھر والوں کو کہا کہ گھر کے دروازے بند کر لیں۔ پھر دوڑتا ہوا مسجد چلا گیا۔ راستے میں کئی لوگ ملے جنہوں نے اسے روکا اور کہا کہ گھر واپس چلے جاؤ۔ ہجوم مرنے مارنے پر تلا ہوا ہے۔ مگر انہوں نے کہا کہ مَیں نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ اگر راہ خدا میں جان قربان کرنے کا وقت آیا تو سب سے پہلی جان میری ہوگی جو راہ خدا میں قربان ہوگی۔ تم سن لو گے کہ سب سے پہلے مَیں نے جان دے دی۔ اب آگے جانے کا وقت ہے پیچھے جانے کا نہیں۔

عارف محمود صاحب کی والدہ محترمہ صدیقہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب نے بتایا کہ میرا بیٹا عارف بہت دیندار اور جماعت کے کاموں میں مشغول رہتا تھا۔ بہت حوصلے اور جذبے والا بچہ تھا۔ اس نے بہت حوصلہ سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے راہ خدا میں جان دی۔

عارف محمود صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے بہت صبر اور حوصلے سے بتایا کہ میرے شوہر بہت اچھے انسان تھے۔ بہت احساس کرنے والے، محبت کرنے والے، بچوں سے بہت زیادہ پیار کرنے والے تھے۔ ہمارے گاؤں میں احمدیت کے خلاف آئے دن کوئی نہ کوئی ہنگامہ ہوتا رہتا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ دعا کرو خدا مجھے اپنے دین کے لئے کچھ کرنے کا موقعہ دے۔ بہت جذبہ سے سرشار ہو کر کہتے کہ میرے لئے خدمت کا موقع آیا تو مَیں جان دے دوں گا۔ خدا کرے کہ سب سے پہلے راہ خدا میں جان کی قربانی میری ہو۔ خدا نے ان کو بہت بڑا رتبہ دیا۔ مجھے فخر ہے کہ مَیں راہ خدا میں جان کی قربانی کرنے والے کی بیوہ ہوں۔ میرے بچے خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والے باپ کے بچے ہیں۔ خدا مجھے صبر و حوصلہ دے اور عزم دے۔

عارف محمود کی والدہ نے بتایا کہ جب میرے بیٹے نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا اس وقت وہ بڑے زور سے کلمہ طیبہ اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ ہم نے اللہ کے بڑے نشانات دیکھے ہیں۔ اللہ ہمیں صبر کی توفیق دے۔

مکرم افضال محمود صاحب نے بتایا کہ ۱۳۔۱۴ سال کی عمر سے عارف نمازوں میں باقاعدہ تھا۔ وہ دعوت الی اللہ کا بہت شوقین تھا۔ غیر از جماعت دوستوں سے اس نے بڑے تعلقات بنا رکھے تھے۔ دینی غیرت بہت رکھتا تھا۔ عام طور پر وہ خوش مزاج تھا اور غصے والا نہ تھا مگر دین کی خاطر غیرت دکھاتا تھا۔ اس کی والدہ نے مسجد سے اس کے لگاؤ کی وجہ سے اس کا نام مسیتڑ رکھا ہوا تھا۔ گھر کا کوئی کام کرے یا نہ کرے مربی یا معلم صاحب جو کام کہیں اس طرف بھاگ کر جاتا تھا۔

☆......☆......☆......☆

عزیز مدثر احمد صاحب

راہ خدا میں جان دینے والے مدثر احمد شہید کے بزرگ والد مکرم منظور احمد صاحب کاشتکاری اور آڑھت کا کام کرتے ہیں۔ منڈی سے سبزی لا کر

بیچا کرتے تھے مگر مولوی اطہر شاہ نے چند ماہ سے بولی کے وقت بہت فساد مچانا شروع کیا کہ یہ مرزائی ہے اس کو بولی دینے نہیں دینی۔ اس پر ان کا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ دیگر احمدیوں میں سے بھی اگر کوئی بولی میں سبزی لیتا تھا تو چھپ چھپا کر لیتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ (ایم ٹی اے پر حضور ایدہ اللہ کا) خطبہ سننے کے بعد عشاء کی جماعت ہوئی جس کے بعد گھر والوں کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا

مکرم منظور احمد صاحب کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے کا نام مبشر احمد ندیم ہے جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں دفتر مشیر قانونی میں کام کرتے ہیں۔ دوسرے طاہر احمد منظور جو جامعہ احمدیہ میں چوتھے سال میں طالب علم ہیں۔ تیسرے بشارت احمد ہیں جو دسویں جماعت میں پڑھتے ہیں اور چوتھے مدثر احمد جنہوں نے راہ خدا میں شہادت کا اعزاز پایا ہے۔ سمیرا احمد جامعہ نصرت ربوہ میں طالبہ ہیں اور حمیرا انور تخت ہزارہ میں ہیں۔

عزیز مدثر کے والد صاحب نے بتایا کہ مدثر کا ارادہ تھا کہ میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے گا اور دین کے لئے زندگی وقف کرے گا۔ پچھلے سال اس کا ایکسیڈنٹ ہوا مگر اللہ نے اسے بچا لیا۔ دائیں ہاتھ سے وہ اب بھی نہیں لکھ سکتا تھا۔ حادثے کے بعد بائیں ہاتھ سے لکھنا شروع کیا اور اتنی ہمت دکھائی کہ آٹھویں جماعت میں اول آیا۔ اب وہ نویں جماعت کا طالب علم تھا۔ جماعتی کاموں میں سب سے آگے رہتا۔ اطفال کے سارے کام کرتا۔ اجلاسوں میں تقریریں کرتا۔ تعلیم کے میدان میں بہت لائق تھا۔ ہر جماعت میں اول رہتا یا نمایاں پوزیشن پاتا۔

اس سانحہ کے دن مدثر اور اس کی والدہ مسجد گئے۔ حضور کا خطبہ سنا۔ پھر نماز عشاء پڑھی۔ اس کے بعد مدثر اور اس کی والدہ گھر چلے گئے۔

گھر پہنچے ہی تھے کہ مسجدوں سے اعلان ہونا شروع ہو گیا کہ مرزائیوں نے مولوی اطہر شاہ کو شہید کر دیا ہے، مسلمانو نکلو۔ یہ اعلان سن کر مدثر مسجد کی طرف چلا۔ پتہ چلا ہے کہ چند دوستوں نے مدثر کو مشورہ دیا کہ واپس چلے جاؤ۔ مگر اس نے کہا کہ میں خدا کے گھر کی حفاظت کروں گا، واپس نہیں جاؤں گا۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے میرا بیٹا اللہ کے گھر کی حفاظت کرتا ہوا راہ مولا میں جان قربان کر گیا۔

مکرم منظور احمد صاحب نے بڑے عزم سے کہا کہ میرے باقی بچے بھی راہ خدا میں بے شک قربان ہو جائیں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ حضور سے درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں اللہ ہمیں خدا کے دین کو سربلند رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

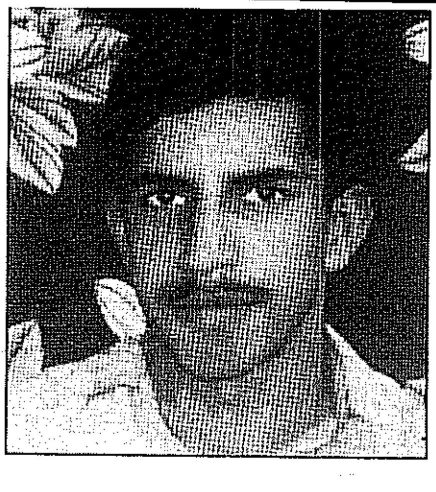

مکرم مدثر احمد صاحب

مدثر احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب نے بتایا کہ اللہ کا بہت شکر ہے کہ اس نے ہمارے بھائی کو اپنی راہ میں قربان ہونے کے لئے چنا۔ ہم خود بھی ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ مدثر کا خیال تھا کہ وہ میٹرک کے بعد جامعہ میں جائے گا۔ اللہ نے اسے اس سے بھی بڑھ کر مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ پچھلے سال جولائی میں اس کا سخت ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اللہ نے اس وقت اسے بچا لیا۔ شاید اسی لئے کہ اس کو اللہ نے شہادت کے لئے چن لیا تھا۔ اللہ ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور اپنے دین کی راہ میں ثابت قدم رکھے۔ آمین

مدثر احمد کی والدہ نے بڑے صبر اور حوصلے سے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹے نے خدا کی راہ میں جان دی۔ انشاء اللہ ہم اور میرے باقی بچے بھی اسی راہ پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔ تمام جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ میرا بیٹا مدثر احمد بہت فرمانبردار، بہت نیک، ذہین و فہیم تھا۔ دین کے لئے قربانی کرنے کو ہر وقت تیار رہتا تھا۔ پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے مگر وہ خدا کے فضل سے پیچھے نہیں ہٹا۔ دین کے لئے ہر وقت اور ہر رنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ مسجد میں باقاعدگی سے نمازوں کے لئے جایا کرتا تھا۔ اللہ میاں نے اسے موقعہ دیا کہ ایسی قربانی اس سے لی۔ اللہ اس کی قربانی قبول کرے اور ہم کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

آگ عورتوں نے بجھائی

تخت ہزارہ کے مسجد کو آگ لگائی گئی۔ پانچ روشن ستارے راہ خدا میں شہید کر دیئے گئے۔ تین زخمی ہوئے۔ اس کے بعد ایلیٹ فورس آئی تو حملہ آور بھاگ گئے۔ پولیس نے مسجد کے ہر طرف ناکہ بندی کر لی۔ کسی مرد یا عورت کو آنے نہ دیتے تھے۔ لیکن ابھی مسجد سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ اس وقت احمدی خواتین محترمہ صدیقن صاحبہ زوجہ سراج احمد صاحب، محترمہ جبین صاحبہ بیوہ عبدالقادر صاحب اور محترمہ اختری بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب نے جرأت کا مظاہرہ کیا۔ وہ اپنے گھروں سے نکل آئیں اور پولیس والوں سے کہا کہ ہم کو جانے دو ہم مسجد کی آگ بجھانا چاہتی ہیں۔ پولیس والوں کے روکتے روکتے یہ دلیر خواتین مسجد کے اندر چلی گئیں اور پانی کی ٹوٹیوں سے لوٹوں میں اور برتنوں میں پانی بھر بھر کر آگ پر پھینکتی رہیں۔ یہ آگ مسجد کی صفیں اور کتابیں جمع کر کے حملہ آوروں نے لگائی تھی۔ خواتین کی اس کوشش سے آگ بجھ گئی۔

اس کے بعد انہوں نے پولیس والوں سے کہا کہ ہمیں راہ مولا میں شہید ہونے والوں کو دیکھنے دو تاکہ ہم پہچان سکیں کہ یہ کون ہیں۔ ان خواتین نے بتایا کہ ہم نے پولیس والوں کی بے حد منتیں کیں، رو رو کر ان سے درخواستیں کرتی رہیں مگر انہوں نے ہمیں ان شہداء کے پاس نہ جانے دیا۔ ہم آگے بڑھتیں تو وہ ہمیں پیچھے دھکیل دیتے اور واپس جانے کو کہتے۔ بہت سختی کرتے۔

☆......☆......☆......☆

عورتوں کو باہر کیسے نکالا گیا

جب جلوس مسجد کے باہر جمع ہو رہا تھا تو مسجد میں دو احمدی خواتین موجود تھیں۔ ان میں سے ایک احمدی خاتون حفیظہ بی بی اہلیہ قدیر احمد صاحب نے بتایا کہ ابھی مسجد کا دروازہ بند نہ کیا گیا تھا۔ ہم نے دروازے کے راستے باہر جانے کی کوشش کی تو باہر جمع لوگوں کی نیتیں دیکھ کر واپس آ گئیں۔ عارف صاحب نے جو اس وقت مسجد میں تھے ہم سے کہا کہ آپ کسی طرح یہاں سے نکل جائیں۔ ورنہ یہ لوگ آپ کو بے عزت کر دیں گے۔ چنانچہ ہم دونوں عورتوں کو مسجد کی شمالی سمت سے ٹونٹیوں والی جگہ کے عقب میں دیوار پر چڑھایا گیا وہاں سے بجلی کے پول کا سہارا لے کر باہر اتر گئیں اور رات کی تاریکی میں بچتی بچاتی اپنے گھر پہنچ گئیں۔

☆......☆......☆

راہ خدا میں زخمی ہونے والے

عبدالحمید عمر ۷۵ سال

تخت ہزارہ کے واقعہ میں ۷۵ سالہ بزرگ عبدالحمید صاحب شدید زخمی ہوئے۔ مخالفین اپنی طرف سے تو ان کو بھی مار کر پھینک گئے تھے۔ ان کا اس روز مسجد کی حفاظت پر پہرہ تھا۔ یہ اپنا بستر لے کر مسجد کی طرف آ رہے تھے۔ یہ بزرگ بھی مشتعل ہجوم اور نعرے بازی سننے کے باوجود پیچھے نہ ہٹے۔ مسجد کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ہجوم کے نرغے میں آ گئے۔ ان کو بری طرح مارا گیا۔ ان کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔

☆......☆......☆......☆

مختار احمد صاحب اور خالد محمود صاحب

مساجد سے اعلانات سن کر دو بھائی مختار احمد صاحب اور خالد محمود صاحب بھی مسجد کی حفاظت کے لئے گھر سے نکلے۔ یہ دونوں بھائی مکرم خلیل احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ تخت ہزارہ کے بیٹے ہیں۔ مختار احمد صاحب ۳۹ سال کے ہیں جبکہ خالد محمود ۲۵ سال کے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ہم گھر میں تھے جب ہم نے مساجد سے اعلان سنا۔ اس وقت پونے آٹھ کے قریب کا وقت تھا۔ ہم دونوں نکلے۔ مختار احمد صاحب کے ہاتھ میں دودھ کا برتن تھا اور خالد خالی ہاتھ تھے۔ ابھی مسجد سے کچھ دور ہی تھے کہ مخالفوں نے پکڑ لیا اور ان کو مارنا شروع کر دیا۔ کئی لوگ اکٹھے ان پر حملہ آور ہوئے۔ پھر دونوں کو پکڑ کر ایک قریبی دکان میں لے گئے جہاں کچے برتن تھے۔ وہاں سے کچے برتن اٹھا کر ان کے سروں پر مارتے رہے۔ خالد محمود سخت زخمی ہوئے۔ پھر ایک شخص نے کہا کہ ان کو پکڑ کر رکھو میں پستول لے کر آتا ہوں۔ ایک دوسرے نے کہا کہ ان کو پکڑ کر رکھو میں چھری لے کر آتا ہوں۔ ان دونوں کے جانے کے بعد انہوں نے پھر ایک بار جدوجہد کی۔ اللہ نے کامیابی بخشی اور یہ جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس وقت پھر مخالفین ان کے پیچھے مختلف جگہوں میں بھاگتے رہے تاہم یہ گلیوں میں چھپتے چھپاتے اپنے گھر پہنچ گئے۔ ان کو جب یہ ابھی مخالفوں کے قابو میں نہ آئے تھے بعض لوگوں نے روکا کہ واپس چلے جاؤ۔ مگر یہ آگے بڑھتے گئے۔

☆......☆......☆......☆

مکرم وسیم احمد صاحب

اس سانحہ میں حملہ آوروں کے حملے سے زندہ بچ جانے والے وسیم احمد صاحب تھے۔ جب حملہ ہوا اس وقت یہ چھت پر تھے۔ حملہ آوروں نے ان پر بھی حملہ کیا۔ ان کو چوٹیں آئیں اور زخمی بھی ہوئے مگر پیچھے ہٹتے ہٹتے یہ مسجد کی چھت سے مربی ہاؤس کے لان میں گر گئے۔ یہاں اونچائی زیادہ نہ تھی اور نیچے نرم زمین تھی اور تاریکی تھی لہذا کسی کو ان کا پتہ نہ چل سکا۔

انہوں نے اپنی داستان سناتے ہوئے گلوگیر آواز میں کہا کہ میں بدقسمت تھا جو راہ مولا میں قربان ہونے سے محروم ہو گیا جبکہ میرے امیر صاحب اور دوسرے ساتھی راہ مولا میں شہادت کا اعزاز پا گئے۔

☆......☆......☆......☆

ایک عینی شاہد

مکرم ساجد جاوید صاحب جماعت احمدیہ تخت ہزارہ کے سیکرٹری وقف نو اور ناظم تربیت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب مساجد سے اعلان ہوا تو میں بھی دوڑتا ہوا مسجد کی طرف گیا۔ لیکن ہم سب بالکل نہتے تھے۔ اسلحہ تو کیا ہمارے پاس ایک دو کے سوا ڈنڈے بھی نہ تھے۔ مسجد کے سامنے ہجوم حملہ آور تھا وہاں سے جانے کی تو کوئی صورت نہ تھی۔ آخر میں نے اوپر سے چکر لگا کر عقبی طرف جانے کی کوشش کی مگر وہاں بھی کامیابی نہ ہو سکی۔ پھر میں نے ملحقہ مکانوں کی چھت سے جانے کی کوشش کی مگر مسجد کے اطراف میں سڑکیں ہیں۔ میں چھت پر کود نہ سکا۔ مگر میرے سامنے ماسٹر ناصر صاحب، نذیر صاحب اور مدثر صاحب کو شدید زخمی کیا گیا۔ ان کو شدید زخمی کرنے کے بعد چھت سے نیچے پھینکا گیا پھر ان کے چہروں پر کلہاڑیوں سے وار کئے گئے۔

☆......☆......☆......☆

راہ خدا میں شہید ہونے والے احمدیوں کا بلند مرتبہ

بیسویں صدی کے پہلے سال جماعت احمدیہ کے پہلے فرد نے راہ خدا میں خون کا نذرانہ پیش کیا اور آخری سال میں گھٹیالیاں خورد اور پھر تخت ہزارہ

میں دس احمدیوں نے اپنے خون سے عشق و وفا کی لافانی اور یادگار داستان رقم کر دی۔ عشق مجازی کے بے معنی دنیادارانہ قصوں کی سرزمین تخت ہزارہ میں عشق حقیقی میں سرشار پانچ احمدیوں نے اپنا خون پیش کر کے بتایا کہ عشق اس کو کہتے ہیں۔

اس راہ میں جان کی کیا پرواجاتی ہے اگر تو جانے دو

گھٹیالیاں کی طرح تخت ہزارہ کا واقعہ بھی نماز کے بعد پیش آیا۔ گھٹیالیاں میں فجر کے بعد درس قرآن میں سرشار احمدیوں نے راہ مولا میں جان دی اور تخت ہزارہ میں نماز عشاء کے بعد احمدیت کے فدائیوں نے راہ مولا میں گردنیں کٹادیں۔ اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے خون سے احمدیت کے پودے کو نئی زندگی اور نئی تازگی بخش دی۔

باقی بچ رہنے والے جوان رو رو کر افسوس کرتے کہ ہم بد قسمت تھے جو راہ خدا میں شہادت کا مرتبہ نہ پاسکے۔ بیواؤں نے بین کرنے کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا شروع کیا کہ ان کے خاوندوں کو ایسا عظیم مرتبہ ملا۔ جن ماؤں کی گودیں خالی ہو گئیں انہوں نے آہ وزاری کرنے کی بجائے فخر سے اپنی گردنیں اٹھالیں کہ ہمارے بیٹے راہ خدا میں شہید ہوئے۔ جن بوڑھے باپوں کے جوان سہارے چھن گئے ان کا عزم و حوصلہ ایمان کو نئی طاقت اور نئی لذت دیتا تھا۔ وہ برملا کہتے رہے کہ ہمارے باقی بیٹے بھی خدا کی راہ میں حاضر ہیں۔ وہ بھائی جن کے جوان بازو رخصت ہو گئے وہ تیار بیٹھے ہیں کہ اگر پھر بھی کبھی موقعہ ملا تو ہم اپنے بھائیوں سے ملنے میں کوتاہی نہ دکھائیں گے۔ کیا شان ہے کیا بلند مرتبہ ہے ان فدائی احمدیوں کا۔

اے آسمان روحانیت کے روشن ستارو! تم پر سلام۔ تم نے دین کی آبرو اپنا خون دے کر بچالی۔ تم ابدی جنتوں کے وارث قرار پاگئے۔ تم نے مولا کی رضا پالی۔ خدا کی محبت کا بلند مرتبہ حاصل کر لیا۔ تمہارے بعد کتنے ہی احمدی ہیں جو اس مقام کو پانے کی آرزو دل میں رکھتے ہیں اور اس دن کے منتظر ہیں جب انہیں اپنے مولا کی طرف سے آواز آئے اور وہ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے اپنے سر اپنی ہتھیلیوں پر رکھے لبیک لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جائیں۔

اس جماعت کو کون ختم کر سکتا ہے جس کی جڑوں کی راہ خدا کے شہیدوں نے اپنے خون سے آبیاری کی ہو۔ جن کو خدا کے فرشتے بھی رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ جو حضرت مصلح موعودؓ کی اس دعا کی قبولیت کا زندہ نشان ہیں کہ۔

جن پر پڑیں فرشتوں کی بھی رشک سے نگاہیں
اے میرے مولا ایسے انسان مجھ کو دے دے

آج ان احمدیوں نے راہ خدا میں جان دے کر ثابت کر دیا ہے کہ حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بعد بھی آنے والوں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی اور وہ اپنے خون سے احمدیت کی صداقت پر مہریں لگاتے چلے گئے۔

خدا تعالیٰ ان عاشقان دین پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ بے حد و حساب فضلوں سے ان کے گھر بھر دے۔ ان کی اولادوں کو سچا، پکا احمدی بنادے۔ ان کی بیواؤں اور دل گرفتہ ماؤں کے زخموں پر اپنی تسکین کا مرہم لگادے۔ ان شہیدوں کے درجات بلند کرے اور قیامت کے دن تک ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

۲۰۰۰ء میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ یو۔ایس۔اے کے زیر انتظام

نیشنل اجتماعات کا انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: نورین چوھدری - جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ امریکہ)

محض خدائے رحیم ورحمان کے فضل وکرم سے ۲۰۰۰ء کے موسم گرما میں تمام ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے طول وعرض میں لجنات اور ناصرات نے تین اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ اس سال لجنہ نے اپنے لائحہ عمل کے لئے "Faith above all else" کا موضوع چنا جو "دین کو دنیا پر مقدم" رکھنے کا خوبصورت ترجمہ ہے۔ چنانچہ اجتماعات کے پروگراموں میں اسی موضوع کو مد نظر رکھا گیا۔ خواتین جوق درجوق لمبے فاصلے طے کر کے ان بابرکت اجتماعات میں شامل ہو کر حصول علم، باہمی محبت و دوستی بڑھانے اور ایک دوسرے سے قربانی کی روح کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تشریف لائیں۔ ان تینوں اجتماعات کے موقع پر نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ ڈاکٹر شہناز بٹ صاحبہ بنفیس نفیس شامل ہوئیں۔ باقی فوائد کے علاوہ یہ مجالس اسلامی تعلیمات کی تجدید اور تقویت ایمان کا باعث بنیں۔ الحمدللہ۔

West Coast Region

اس ریجن میں اس ملینیم کے آخری اجتماع کی میزبانی کے فرائض شمالی کیلیفورنیا کی San Jose جماعت کی لجنہ نے ادا کئے۔ یہ تقریب ۲ تا ۳ ستمبر ۲۰۰۰ء کو بیت البصیر میں وقوع پذیر ہوئی۔ خدا کے فضل سے یہ اس ریجن کا نواں اجتماع تھا جس میں لجنہ اور ناصرات کی ۱۹۲ ممبرات شامل ہوئیں۔

یہ اجتماع ۲؍ستمبر بروز ہفتہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ دن بھر مختلف کاروائیاں ہوتی رہیں جن میں لجنہ عہد نامہ کے اہمیت اور ہماری ذمہ داریوں کے سلسلہ میں ایک شاندار ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح انگریزی زبان میں ایک مقررہ نے مغربی ممالک میں ایک کامیاب مبلغ کے اوصاف پر روشنی ڈالی۔ لجنات اور ناصرات کے تربیتی پروگرام بھی مرتب کئے گئے۔ کھیلوں کے مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں بہنوں نے جوش وخروش اور خوشی سے حصہ لیا۔ اگلے دن لجنہ نے ایک Religious Knowledge Quiz کا انتظام کیا جس میں موضوع سخن "شرائط بیعت اور الوصیت" تھے۔ شمالی اور جنوبی ریجن کی لجنات کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ بھی کروایا گیا جس سے حاضرات بہت محظوظ ہوئیں۔ بعض بہنوں نے اپنی شاعرانہ قابلیت کا بھی خوبصورت اشعار کی شکل میں مظاہرہ کیا۔ اجتماع کے دوران مینا بازار بھی سرگرم عمل رہا اور خدا کے فضل سے ایک ہزار ڈالرز اکٹھے کئے گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کامیاب اجتماع کا سہرا مقامی لجنہ، انصار اور خدام کی ان تھک محنت، جذبہ ہمدردی و قربانی کے سر ہے۔ ۳؍ستمبر بروز اتوار یہ اجتماع دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

Mid-West Region

اس ریجن نے لجنہ اور ناصرات کا اجتماع ۷ تا ۹؍جولائی تین دن کے لئے بیت القدیر میں منعقد کیا۔ اس کی میزبانی کا شرف Milwaukee جماعت کی لجنہ کو حاصل ہوا۔ اس میں ۱۹۰ ممبرات لجنہ اور ۲۹ غیر از جماعت مہمان خواتین نے تینوں دن شمولیت کی۔

لجنہ کے پروگرام مختلف مقابلہ جات مثلاً تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر پر مشتمل تھے۔ تمام مقابلہ جات اردو اور انگریزی زبانوں میں مرتب کئے گئے تھے۔ اور تمام سننے والیوں کی دلچسپی کا باعث تھے۔ Penal Discussion، ورکشاپ اور کھیلیں بھی ان مقابلہ جات میں شامل تھیں۔ تمام حاضرات نے حصہ لیا اور لطف اٹھایا۔

لجنہ کی کارروائیوں کے ساتھ ناصرات بھی اپنے اپنے معیار کے مطابق حصہ لیتی رہیں۔ آرٹس اور کرافٹس کی Mini Workshops ناصرات کی دلچسپی اور کشش کا باعث بنیں۔ ناصرات کی پریڈ کا بھی رنگ برنگی جھنڈیوں اور ترانوں سے مظاہرہ کیا گیا جو قابل دید نظارہ تھا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

East-Coast Region

میری لینڈ کی مسجد بیت الرحمٰن میں چار ریجنز پر مشتمل ایک ریجنل اجتماع ۱۸؍تا ۲۰؍اگست ۲۰۰۰ء کو منعقد کیا گیا۔ میری لینڈ کی لجنہ نے اس اجتماع کی میزبانی کے فرائض سنبھالے۔ ۱۹ مقامی جماعتوں کی ۵۰۰ لجنات اور ناصرات نے اس میں شمولیت کی اور اسے کامیاب بنایا۔

۱۸؍اگست نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد پروگرام کا آغاز ہوا۔ پٹس برگ سے سسٹر عطیہ شہید جو امریکہ میں قبول احمدیت کا اعلیٰ مقام رکھتی ہیں اور یو کے اسلام آباد سے پروفیسر امتہ المجید چوہدری صاحبہ شامل ہوئیں جنہوں نے لجنہ کو خطاب بھی کیا۔ اس سیشن میں مختلف پر از معلومات ورکشاپ مختلف گروپس نے مختلف موضوعات پر انوکھے انداز میں پیش کیں۔ مثلاً شرائط بیعت پر مفصل بحث کی گئی۔ اس میں ہر شرط کو کھول کر بیان کیا گیا۔ ایک انتہائی دلچسپ سیشن میں ان خواتین مبارکہ کا تذکرہ کیا گیا جنہوں نے اپنی زندگی سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی بہترین مثالیں قائم کی ہیں۔ جن میں حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ، حضرت ام متین چھوٹی آپا صاحبہؒ شامل تھیں۔ اردو اور انگریزی میں منتخب موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ ایک شاندار Quiz پروگرام بھی منعقد کیا گیا۔ اسی طرح بیت بازی نے بھی دلچسپی کی روح کو قائم رکھا۔ امریکہ میں آغاز میں احمدیت قبول کرنے والی خواتین نے اپنی قربانیوں اور مشکلات کا ذکر انگریزی زبان میں بیان کیا اور موجودہ زمانہ میں تمام دنیا میں احمدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو بیان کر کے نصائح کیں کہ کس طرح ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر لوائے احمدیت کو اونچا سے اونچا اڑانا ہے۔ ایک اور دلچسپ مظاہرہ دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں ترنم کے ساتھ نظمیں سنانے کا تھا جس میں اردو، فارسی، سواحیلی، بنگالی، انگریزی، جرمن، فرانسیسی، پنجابی اور عربی زبان میں نظمیں گائی گئیں۔ ایک نائیجیرین بہن نے اپنے خاص انداز کے ساتھ سب کو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ گانا سکھایا۔

تیسرے دن کے سیشن میں لجنہ کے عہد نامہ کے حوالہ سے بہنوں نے اپنے تجربات بہت مؤثر انداز میں بیان کئے۔ بہت سی بہنوں نے آج کل کے حالات میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا، خاص طور پر بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں مغرب میں پرورش پانے والے بچوں کے متعلق اپنے تفکرات کا ذکر کیا۔

ناصرات سے متعلق مسائل کے حل میں ناصرات نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ کھیلوں، Quiz پروگرام، اور دستکاری وغیرہ پر مشتمل ورکشاپ کا انتظام بھی موجود تھا۔ ایک نہایت خوبصورت پریڈ جس میں جھنڈیوں اور ترانوں کا سماں تھا ناصرات نے اچھوتے انداز میں پیش کیا اور تمام حاضرات سے داد تحسین حاصل کی۔ یہ سیشن الوداعی خطاب اور دعا پر اختتام کو پہنچا۔

اگلے سال کے اجتماع کے لئے نئے نئے مشوروں کے لئے فارم بھروائے گئے۔ کھانے پینے کے اوقات میں مینا بازار میں بھی مختلف اشیاء دستیاب تھیں جنہیں بہنیں خرید سکتی تھیں۔ جماعتی لٹریچر بھی دستیاب تھا۔ کھانوں کا انتظام محترم امجد صاحب واشنگٹن ڈی سی اور ان کی ٹیم نے کیا۔ جزاھم اللہ

ان اجتماعات کا اصل مقصد احمدی خواتین کے لئے ایک جگہ جمع ہونا اور اپنے اپنے خیالات اور پریشانیوں کا اظہار کرنا اور ان مسائل کے حل ڈھونڈنا ہے۔ یہ مقصد اس سال پھر خدا کے فضل سے نہایت خوبصورت انداز میں پورا ہوا۔ اس کے علاوہ یہ اجتماعات اس بات کے مواقع بھی پیش کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان اور بھی مضبوط ہو۔ وہ بہنیں جو ان تقریبات میں شمولیت کرتی ہیں ایک نئے جوش وولولہ کے ساتھ واپس جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کو ان کی کوششوں، ان کے تعاون اور ان کی قربانیوں کے لئے جزائے خیر دے۔ آمین

ڈسپلن یعنی نظم وضبط کی تعلیم

(نوشابہ ودود۔کینیڈا)

تقریباً ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی زندگی میں بہترین ڈسپلن یعنی نظم و ضبط پیدا کر سکیں۔ اور سب ہی اپنے اپنے طریقے اور سمجھ بوجھ سے بچوں کی تعلیم و تربیت میں ڈسپلن یا نظم وضبط پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم میں سے اکثر نے یہ دیکھا ہوگا کہ کھانے کی پلیٹ جان بوجھ کر زمین پر گرادینے کی وجہ سے غصے میں بھرے ہوئے ماں یاباپ نے بچے کو تھپڑ لگادیا۔ اس کے برعکس آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ بچے کسی کے گھر جاکر ان کے گھر کی ہر چیز تہہ وبالا کر رہے ہیں لیکن ماں باپ ہیں کہ وہ نظر اٹھا کر ہی نہیں دیکھ رہے کہ ہمارے بچے کسی دوسرے کے گھر کا کیا حشر کر رہے ہیں۔

یہ دونوں طریق ہی غلط ہیں لیکن آخر مناسب طریقہ کیا ہے؟ بچے کو صحیح راہ پر گامزن کرنے کا کوئی بھی ٹھوس اور قطعی فارمولا نہیں ہے۔ صرف یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کون سا طریقہ آپ کے بچے کی شخصیت مزاج اور عمر کے لحاظ سے مناسب اور موزوں ہے۔ نظم وضبط کے لئے کسی خاص وقت یا عمر کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اگر بہت شروع سے ہی بچے کو یہ بتادیا جائے کہ یہ حدود ہیں اور ان سے باہر نہیں جانا یعنی وہ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے تو آئندہ کی زندگی میں بھی وہ غلط اور صحیح میں فرق کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

ماہرین کا خیال ہے کہ بچے کی زندگی کے پہلے تین سال نظم وضبط اور ڈسپلن کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں۔ ان پہلے تین سالوں میں اگر انہیں یہ سکھادیا جائے کہ کیا حدود ہیں اور ان سے باہر نہیں جانا تو ان کی بقیہ زندگی کے لئے اخلاقی نشوونما کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ اور وہ حدود کیا ہیں؟ انہیں مقرر کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ وہ والدین جو بچوں کو ہر چیز کی کھلی چھٹی دے دیتے ہیں، ان کی غلط باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں ان کا ہر مطالبہ پورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کے بچے اپنے جذبات کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ایسے بچے جب سکول جانا شروع کرتے ہیں یا معاشرے کے دوسرے لوگوں اور بچوں سے ملتے ہیں تو خود کو ایڈجسٹ یا ہم آہنگ کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں اور اس کے برعکس وہ بچے جن کے والدین سخت مزاج ہوتے ہیں ان کے بچے نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر ڈرپوک اور احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا اس کے برعکس باغی، سرکش اور غصے والے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے بچے سکولوں میں عموماً بدتمیزی کرتے ہیں اور عام زندگی میں ہر قسم کی غنڈہ گردی اوروں سے روا رکھتے ہیں۔

آئیڈیل ڈسپلن ان دونوں کے درمیان ہوتا ہے۔ ڈسپلن کا لفظ لاطینی کے لفظ Disciplina سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ہے 'تعلیم'۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں ڈسپلن سے مراد محبت بھرے انداز اور مستقل مزاجی سے بچوں کو سکھانا ہے اور ان کو بتانا ہے کہ ان کی حدود کیا ہیں، وہ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے۔ جس سے ان کو یہ پتہ چل سکے کہ یہ دنیا کس طرح کام کرتی ہے اور انہوں نے اپنا کردار کیسے منظم طریقے سے ادا کرنا ہے۔ تاہم ہر بچے کی شخصیت، مزاج اور معاشرتی حالات مختلف ہوتے ہیں لیکن یہاں ہم کچھ عمومی طریقے بیان کرتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ پیدائش سے لے کر سکول جانے کی عمر تک عام طور پر کیا مسائل ہوتے ہیں اور ہر عمر میں کیا طریقے کارگر ہو سکتے ہیں۔ اور بچوں میں نظم وضبط پیدا کرنے میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

پیدائش سے لے کر دو سال تک

ڈسپلن کی بنیاد اس وقت اس طرح پڑتی ہے کہ جب آپ بچوں کی زندگی کے روزمرہ کاموں کو ترتیب دیتے ہیں۔ یہاں ڈسپلن کا آغاز روٹین سے ہوتا ہے جب کہ ہر بچہ جب دودھ پیتا ہے اور پھر اسے لٹایا جاتا ہے جبکہ وہ لیٹنا نہیں چاہتا۔ کپڑے اور جسم گندا ہونے پر ان کی صفائی اور رات کو سوتے وقت سونے کا ماحول پیدا کر کے روشنی بند کر کے اسے سلاتے ہیں تو آپ اسے اصول و ضوابط اور حدود سکھا رہے ہیں۔ شروع کا یہی وقت ہوتا ہے جب آپ بچے کے لئے مخصوص جانی پہچانی روٹین اور طور طریقے پیدا کر کے مستقل مزاجی اور محبت سے اس کے ہر کام میں حصہ لے کر یہ ثابت کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ دنیا ایک طریقے اور ایک روٹین سے چل رہی ہے جس کا تمہیں پابند ہونا ہے۔ بار بار کام کو ایک ہی طریقے سے دوہرایا جائے تو ذہن میں اس کے نقش بنتے رہتے ہیں۔ اور یہی بیرونی کاموں کی تربیت اندرونی تربیت کا باعث بنتی ہے۔ اس عمر میں بچے کے لئے کوئی سزا کارگر نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ سزا کا تعلق ڈسپلن سے ہے ہی نہیں۔ سزا کا مقصد دراصل شرمندگی، تکلیف اور برے کام سے بچانا ہے جبکہ ڈسپلن کا تعلق جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ تعلیم سے ہے۔ بہت سے لوگوں کے نزدیک ڈسپلن سے مراد سزا ہے۔ حالانکہ چھوٹے بچوں کے لئے ڈسپلن میں سزا کا کردار بہت کم ہوتا ہے۔ اس عمر میں بچے صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ انہیں ماں باپ کی طرف سے کس بات کی اجازت ہے اور کس بات کی اجازت نہیں ہے۔ تین سال سے کم عمر بچوں کو تعلیم دینا بہت مشکل کام ہے لہذا صبر سے کام لیں۔ اس عمر کے بچوں کے لئے تین بنیادی باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔

☆......(۱): نگرانی کریں کہ بچہ کسی خطرناک یا تکلیف دہ صورتحال سے دوچار نہ ہو جائے۔

☆......(۲): بچے کی توجہ کسی اور طرف لگا دیں۔ مثلاً بجلی کے سوئچ سے ہٹا کر رنگین تصویروں والی کتاب کی طرف توجہ دلادیں۔

☆......(۳): کوئی مناسب متبادل صورت پیدا کرنے کی کوشش کریں مثلاً کچن کے برتنوں کو چھیڑنے اور درازیں کھولنے کی بجائے کھلونے سے کھیلنے لگے۔

اسی طریقے سے ہر بار کام کریں یہاں تک کہ بچے کو پتہ چل جائے کہ وہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا۔ اس دور میں بچے چیزوں کو پکڑ کر عموماً الٹ پلٹ کرتے ہیں۔ ایسے بچے کو بار بار روکنے اور منع کرنے کی بجائے گھر کو چائلڈ پروف بنادیں ورنہ بچے اپنے اردگرد کی دنیا میں دلچسپی لینا کم کر دیں گے جو ان کے سیکھنے کا ذریعہ ہے۔

اکثر گھروں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جونہی بچہ پاؤں سے چلنا شروع ہوا گھر والوں نے گھر کی سجاوٹ کی تمام چیزیں اٹھا کر سنبھال کر رکھ دیں۔ یہ ضروری نہیں کہ بچہ گھر کی ہر چیز کو ہمیشہ تہہ وبالا ہی کرے۔ صرف وہ چیزیں جو خطرناک ہو سکتی ہیں بچے کی پہنچ سے دور رکھیں۔ باقی گھر کی تمام چیزیں اپنی جگہ پر ہی رہنے دیں۔ یاد رہے کہ بچہ ہمیشہ نئی چیزوں میں دلچسپی لیتا ہے۔ اگر بچہ گھر کی چیزوں کو ہمیشہ ایک ہی جگہ دیکھتا رہے گا تو وہ ان کا عادی ہو جائے گا اس لئے شروع کے کچھ دن دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ کہیں بچہ کوئی نقصان نہ کر بیٹھے، ساتھ ہی بچے کو کھیلنے کے لئے اور بہت سی چیزیں دیتے رہیں اور بدل بدل کر نئی چیزیں دیتے رہیں تاکہ وہ اپنے تجسس کو تسکین دے سکے۔ اس کے لئے ہر دفعہ نئے اور قیمتی کھلونے ضروری نہیں۔ گھر میں عام استعمال ہونے والی بچے کے لئے محفوظ چیزیں بچے کے لئے زیادہ دلچسپ ہوتی ہیں۔ پرانے رسالے، رنگین فلائر، کچن کے کئی محفوظ برتن، چیزوں کے خالی ڈبے اور اسی طرح کی کئی اور چیزیں بچے کی دلچسپی کو برقرار رکھ سکتی ہیں۔

یہ یاد رہے کہ بچہ ہمیشہ ماں باپ کی نقالی کرتا ہے۔ وہ صرف انہی چیزوں کو استعمال کرنا چاہے گا جو اپنے ماں باپ کو استعمال کرتا دیکھے گا۔ اس لئے اکثر گھروں میں بچے ٹی وی، ریموٹ کنٹرول، ٹیلی فون، اخبار اور ماں باپ کے زیر استعمال رہنے والی دوسری چیزوں کو استعمال کرنے کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ اس لئے بچے جب دیکھتے ہیں کہ والدین گھر کی سجاوٹ کی چیزوں کو استعمال نہیں کرتے تو بچوں کو بھی ان چیزوں کے چھیڑنے کا شوق نہیں ہوتا اور یوں بچے کے ہوتے ہوئے بھی آپ اپنے گھر کو سجا ہوا رکھ سکتے ہیں۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے خود مختار بن رہا ہوتا ہے۔ وہ بہت سے کام خود کرنا چاہتا ہے۔ اپنی نگرانی میں اسے کام کرنے دیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ اگر غلط کر رہا ہے تو اسے صحیح کر دیں۔ بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ رہنا اور کھیلنا پسند کرتا ہے۔ اگر کسی سے لڑائی کرتا ہے، کسی دوسرے بچے کی چیز چھیننے کی کوشش کرتا ہے ایسے وقت میں اس کے قریب رہیں اور دیکھیں کہ کس وقت وہ دوسرے بچے کو مارنے لگا ہے۔ فوراً اسے اٹھا کر لے جائیں اور سمجھائیں کہ مارنا نہیں چاہئے بلکہ نرمی سے کیسے ہاتھ لگاتے ہیں اور منہ سے بات کرتے ہیں کہ "مجھے کھلونا دو"۔ اگر بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ آپ کی بات سمجھ نہیں سکتا تو وہ کم از کم تاثر سے اندازہ لگا لیتا ہے کہ مجھے کیا کہا جا رہا ہے۔ اگر وہ آپ کو مارنے لگے تو جواب میں اسے کبھی نہ ماریں ورنہ اس سے اس میں آپ کو مارنے کی عادت مزید پختہ ہو جائے گی۔

بہتر حل یہ ہے کہ اسے کہیں "مارنا نہیں"۔ اور کمرے سے نکل جائیں۔ اتنی عمر کے بچوں کے لئے الفاظ سے زیادہ عمل اور تاثر کام کرتا ہے۔ اس طرح اسے پتہ لگ جائے گا کہ میری کس بات سے آپ کمرے سے باہر گئے ہیں۔ بچے کو منع کرنے کے لئے "نہیں" کا استعمال کم سے کم کریں کیونکہ بچہ ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔

تین سے چار سال تک

تین سال کے قریب بچے کی شرارتیں اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ اکثر والدین کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً دوسرے لوگوں کے سامنے والدین کی بے بسی بڑھ جاتی ہے۔ اس عمر میں بچہ والدین کی ناراضگی، منت سماجت، چیخ وپکار کو سنی ان سنی کر کے اپنے کام جاری رکھتا ہے۔ اس عمر میں بچے کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ان کو اصول وضوابط بنانے میں شامل کیا جائے۔ اور جب بچہ کنٹرول سے باہر ہونے لگے تو اسے یاد کروائیں کہ ہم نے کیا اصول بنائے تھے۔ لہذا اس پر عمل کرنا ہوگا۔ اس دور میں کچھ بچے بہت ضدی ہو جاتے ہیں اور ضد منوانے کے لئے اس طرح روتے ہیں کہ والدین کے لئے کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر تھکاوٹ یا بھوک کی وجہ سے بچہ ایسا کر رہا ہے تو اسے فوراً آرام کرنے دیں یا کھانے کے لئے کچھ دے دیں۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ کسی ہال میں بچے نے کسی چیز کے لئے ضد میں آکر رونا شروع کر دیا ہے۔ اس کے لئے جس طرح بھی ہو سکے بچے کو اٹھا کر باہر کسی جگہ لے جائیں اور اس کے خاموش ہونے تک کچھ نہ کہیں بلکہ اسے خود ہی خاموش ہو جانے دیں۔ جب وہ خاموش ہو جائے تو اس سے پوچھیں کہ 'کیا اب ہال کے اندر چلے جائیں'۔

بچے اکثر باہر یا دوسروں کے سامنے اپنے مطالبات منواتے ہیں۔ کیونکہ اکثر ماں باپ شرمندگی سے بچنے کے لئے ان کی ضد پوری کر دیتے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہ ہونے دیں۔ یہ تھوڑی دیر کی

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

شرمندگی ہمیشہ کے لئے مسئلے سے آپ کو بچائے گی کیونکہ بچوں کو پتہ ہوتا ہے کہ جب "نہیں" کہا جائے تو اس کا مطلب نہیں ہی ہوتا ہے۔

اس ضد اور نافرمانی سے بھی اصل میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بچہ خود مختار ہونا سیکھ رہا ہے۔ لہٰذا بچے کو خود مختاری سیکھنے پر سزا دینا غلط ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اسے منع ہی نہ کیا جائے۔ بچے کو اپنی مرضی پر چلانے کے لئے دوسرے مناسب راستے دکھائے جاسکتے ہیں۔

کئی بچے آپ کی توجہ حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر شرارتیں کرتے ہیں۔ اگر بچہ آپ کی ہر صحیح بات پر صرف مسکرا کر دیکھے اور یہ ثابت کرے کہ اس پر کچھ اثر نہیں ہوا ہے۔ گویا اس نے سنا یا سمجھا ہی نہ ہو۔ ایسی صورت میں ہنسنے یا توجہ دینے کی بجائے سختی کی زبان میں کہیں 'مجھے معلوم ہے کہ آپ شرارت کر رہے ہیں۔ لیکن مجھے آپ کی یہ بات پسند نہیں آئی اور نہ ہی اس پہ ہنسی آرہی ہے۔ بچہ جب دیکھے گا کہ وہ منفی طریقے سے آپ کی توجہ لینے میں ناکام رہا ہے تو ممکن ہے کہ وہ مثبت طریقے سے کام کرے۔ اس طرح جب بچہ مثبت طریقے سے کام کرے تو اس کی حوصلہ افزائی ضرور کریں۔ اسے توجہ دیں اور اس کی تعریف کریں تاکہ وہ مثبت بات کو دوبارہ بھی کرے۔ اگر کسی کام کے کرنے سے انعام کا وعدہ کر رکھا ہے تو وہ انعام کام کرنے پر ضرور اسے دیں اور نہ کرنے کی صورت میں ہرگز نہ دیں۔

اگر بچہ کسی طرح بھی آپ کی بات ماننے پر آمادہ نہ ہو تو آپ کی دھمکی کا جواب دھمکی اور بحث سے دے تو مزید بحث کرنے کی بجائے سخت رویہ اپنا لیا جائے کہ آپ نے فلاں اصول توڑا تو ہرگز آپ کی بات نہیں مانی جائے گی۔

اگر کسی روٹین کو اپنانے میں بچہ مشکل محسوس کرے، مثال کے طور پر اپنے وقت پر سونا مشکل ہو تو اس کے لئے ایک چارٹ بنا دیں اور مختلف چھوٹے چھوٹے مشاغل کی تصاویر رسالوں میں سے کاٹ کر ترتیب وار بچے کے کمرے کی دیواروں پر لگا دیں جہاں بچہ آسانی سے دیکھ سکے اور پھر بچے سے پوچھتے رہیں کہ اب اس کے بعد کیا کرنا ہے۔ یہاں تک کہ سونے کا مرحلہ آجائے۔ اس کے علاوہ اگر بچے کو مثالوں سے سمجھایا جائے تو ان کی سمجھ میں بات بہتر طور پر آتی ہے اور وہ زیادہ آسانی سے اس پر عمل کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ مثلاً سیڑھی نہ پھلانگو ورنہ چوٹ لگ جائے گی یا سڑک کے درمیان نہ چلو ورنہ گاڑی سے ٹکر ہو جائے گی۔ کیونکہ اگر مثالوں سے نہ سمجھایا جائے تو وہ اپنے طور پر غلط مطلب بھی اخذ کرنے لگتے ہیں کہ شاید ہم بیوقوف یا خراب ہیں اس لئے ہمیں منع کیا جا رہا ہے۔

پانچ سے چھ سال تک

عام طور پر اس عمر میں بچہ سکول جانا سیکھ رہا ہوتا ہے۔ بچے زیادہ سے زیادہ خود مختاری حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں جو کہ اکثر بدتمیزی کی حد تک بڑھ جاتی ہے۔ یہ بچے کی سب سے غیر دلچسپ عمر ہوتی ہے۔ اس عمر میں اسے تنقید کا نشانہ بننا پڑتا ہے جس سے اس کے اندر مزید ڈھٹائی غلط بیانی اور کہنا نہ ماننے والی باتیں شامل ہو جاتی ہیں۔

اگر بچہ جھوٹ بولے تو اسے جھوٹے کا لیبل نہ دیں کیونکہ پھر وہ اسی طرح سوچنے لگے گا بلکہ آپ اس پر واضح کر دیں کہ آپ اس کے جھوٹ سے متاثر نہیں ہوئے۔ اگر بچہ کوئی نقصان کرے تو اسے برا بھلا نہ کہیں تاکہ وہ جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ مل کر نقصان کا حل کریں۔ مثلاً اگر بچے نے کوئی چیز توڑ دی ہے تو ڈانٹنے کی بجائے اسے کہیں کہ "اوھو! آپ نے چیز توڑ دی ہے چلو آؤ پہلے اسے صاف کرو"۔ اگر ضرورت ہو تو ساتھ اس صفائی میں اس کی مدد بھی کریں۔

اگر بچہ ہر بات کا جواب نہ میں دے تو لیکچر دینے اور تنقید کرنے کی بجائے آرام سے اور مختصر الفاظ میں اس پر واضح کر دیں کہ جو کام اس کے ذمے ہیں وہ بہرحال کرنے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ گھر میں سب لوگ ہفتے کے کسی روز اکٹھے ہو کر یہ طے کر لیا کریں کہ کس کے ذمے کیا کام ہیں اور بچے کو موقع دیا جائے کہ وہ کس کام کو کرنا پسند کرے گا۔ اس طریقے سے وہ بغاوت سے کام لینے کی جائے اپنے لئے منتخب کیا ہوا کام خوش اسلوبی سے کرے گا۔

گھر میں اگر بچے آپس میں لڑائی جھگڑا کریں تو بڑے بیچ میں نہ آئیں بلکہ انہیں خود ہی فیصلہ کرنے دیں۔ اگر کسی وجہ سے بیچ میں آنا ضروری ہو جائے تو خیال رہے کہ کسی ایک بچے کی طرفداری نہ کریں اور نہ ہی یہ کھوج لگانے کی کوشش کریں کہ کس نے کیا کیا ہے یا آغاز کس کی طرف سے ہوا ہے بلکہ انہیں الگ الگ جگہوں پر بٹھا دیں یا کمروں میں بھیج دیں اور خبردار کریں کہ جب تک دونوں مسئلے کا حل نہ کر لیں اکٹھے نہ ہوں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی مضحکہ خیز بات پر ہنسا دیا جائے یا چونکا دینے والی کوئی خبر سنا دی جائے تو وہ لڑنا بھول کر نئی خبر کے بارے میں بات کرنے لگ جائیں۔

جیسے ایک والد نے بچوں کی لڑائی کے دوران ان کی ویڈیو بنا کر دکھانی شروع کر دی تو بچے لڑنا بھول کر اپنی ویڈیو دیکھ کر ہنسنے لگے۔

اگر بچے لڑائی کے دوران یا کسی دوسرے کے ساتھ گندی زبان استعمال کریں تو انہیں بتائیں کہ گندی زبان کا استعمال دوسروں کو کس طرح برا لگتا ہے اور لوگ بھی اسے برا سمجھتے ہیں۔ اگر بچے پھر بھی باز نہ آئیں تو کمرے سے نکل جائیں۔ اس دور میں بعض بچے بہت حساس ہو جاتے ہیں۔ اگر انہیں کسی غلطی سے منع کیا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں یا رونے لگتے ہیں۔ ایسے بچوں کے ساتھ خاموشی اور نرمی سے بات کی جائے اور یہ ضروری ہے کہ اپنے غصے پر کنٹرول رکھیں۔

ڈسپلن کے متعلق کچھ باتیں ایسی ہیں جن کا تعلق صرف والدین سے ہے۔ اگر ماں باپ آپس میں بچوں کی تربیت و تعلیم کے طریقوں کے بارے میں متفق ہیں تو یہ بہت آئیڈیل بات ہے لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ماں اور باپ کے طریقوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر اکثر بچوں کو اپنی راہ پہ چلانے اور بعض دفعہ دوسرے کی طرف سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ انتہائی غیر صحتمند بات ہے۔ بے شک ہر ایک اپنے اپنے طریقے پر اسے چلاتا رہے لیکن دوسرے کی طرف سے ہٹانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ بچے کے اندر اتنی صلاحیت ضرور ہوتی ہے کہ وہ دونوں کے طریقے کو سمجھ سکے اور اپنا سکے۔ بلکہ آگے چل کر یہ بات بچے کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے کہ اس کے پاس چیزوں کو دیکھنے کے دو مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ وہ مسائل کو ایک سے زیادہ طریقوں سے حل کرنا سیکھ لے گا۔ اس لئے اگر ماں مختلف طریقے سے بچے کو سکھاتی ہے اور باپ بالکل مختلف سکھاتا ہے تو آپس میں لڑنے جھگڑنے اور ایک دوسرے پر تنقید کرنے کی بجائے اپنے اپنے طریقے پر بچے کو بھی چلاتے رہیں۔ بعض حالات میں اگر مخالفت کرنا ضروری بھی ہو تو بچے کے سامنے اس مخالفت کا اظہار ہرگز نہ ہونے دیں۔ یہ بہت ہی نقصان دہ ہے۔ اس سے بچہ دونوں طرف سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا اور نہ ہی کسی سے تعاون کرتا ہے۔ اس کے علاوہ والدین یہ کر سکتے ہیں کہ آپس میں سمجھوتہ کر لیں کہ کچھ کاموں کے نگران والد صاحب ہیں اور کچھ کی والدہ اور بعض گھروں میں بزرگ بھی ہوتے ہیں، کچھ کام ان کی نگرانی میں سونپ دئے جائیں اور اس طرح دوسروں سے سیکھنے کا حوصلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ والدین سے یہ سوال پوچھا گیا کہ ڈسپلن کا بہت بڑا مسئلہ کیا ہے تو ان کا جواب تھا کہ بچے ہماری بات نہیں سنتے، بہت نافرمان ہیں۔ یہ ہر عمر کے بچوں کا مسئلہ ہوتا ہے اس کے حل کے لئے ضروری ہے کہ والدین خود بات سننے کا نمونہ پیش کریں۔ لیکچر اور نصیحت کی بجائے جب بچے آپ سے بات کر رہے ہوں تو ان کی بات پوری توجہ سے سنیں اور مسائل کے حل کے لئے بچوں کو بھی شامل کریں۔

تنقید کرنے اور سخت الفاظ استعمال کرنے سے گریز کیا جائے اور وہی بات نرم الفاظ میں کہی جائے جیسے "کیا مجھے ہر دفعہ یہ کہنا پڑے گا کہ یہ کپڑے اٹھا کر الماری میں رکھ دو"۔ اس کی بجائے یہی بات اس طرح بھی کہی جاسکتی ہے کہ "یہ کپڑے الماری میں رکھے جائیں گے"۔ یا یہ کہا جاسکتا ہے کہ "زمین سے کپڑے اٹھالو"۔

بچوں کو کچھ اپنی پسند کا بھی موقع دیں یعنی انہیں مجبور نہ کیا جائے کہ تمہیں ہر حالت میں فلاں کپڑے ہی پہننے ہونگے بلکہ اس کی بجائے انہیں ایک دو کپڑوں میں سے پسند کرنے کا موقع دیا جائے کہ ان میں سے کون سا پسند کرو گے۔

ان سب باتوں میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ والدین خود اپنا نمونہ پیش کریں۔ اگر والدین کی زندگی میں ایک روٹین، رکھ رکھاؤ، پابندی اور نظم و ضبط ہے تو بچے بھی اسی پہ عمل کریں گے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو بھی طریقہ اپنائیں مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہیں۔ بے شک والدین کے لئے مشکل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ان پر پابند رکھیں۔ خصوصاً جب وہ ملازمت کر رہے ہوں تو سوچتے ہیں کہ تھوڑا سا وقت جو وہ بچوں کے ساتھ گھر میں گزار رہے ہیں وہ بھی ان پر پابندیاں لگائیں۔ لیکن بہتر مستقبل کے لئے مستقل مزاجی بہت ضروری ہے۔ چھوٹی عمر میں جہاں بچوں کو ڈسپلن سکھانا بہت مشکل ہے وہاں ان میں نظم و ضبط پیدا کرنا بے حد ضروری بھی ہے۔ حد سے تجاوز نہ کرنے سے یہ ہنر آئندہ بڑی عمر میں ان کے کام آئے گا۔ چھوٹی عمر میں چھوٹے چھوٹے کاموں سے سیکھا ہوا یہ ڈسپلن کل بڑی عمر میں بڑے بڑے موقعوں پر نظر آئے گا۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے اندر نظم و ضبط اور ڈسپلن پیدا کریں اور پھر بچوں کو اس کی تلقین کریں یہی کامیابی کی کلید ہے۔

(بشکریہ: احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ جولائی ۲۰۰۰ء)

بیلا بوتیک پر پھر سے

گرینڈ سیل گرینڈ سیل گرینڈ سیل

۲۹؍جنوری سے ۱۴؍فروری تک

ہر طرح کے ملبوسات پر 30% سے 60% تک رعایت

نیز بے شمار نئے، سستے، ان سلے تھری پیس سوٹ

ضرورت درزی:۔ فرانکفورٹ میں ایک ماہر درزی کی ضرورت ہے جو ہر طرح کے زنانہ کپڑے سینے جانتا ہو

Tel: 069-24279400 E-mail: BELAboutique@aol.com

Kaiser Str. 64 - Laden 29

Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے پیدل فاصلے پر

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

صحابہ رسول ﷺ کی بے مثال اور ناقابل فراموش قربانیاں

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں مکرم ابوالفاتح صاحب کے قلم سے ایک تفصیلی مضمون میں ایمان کی خاطر صحابہ رسولؐ کی بے مثال اور ناقابل فراموش قربانیوں کا بیان ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر جب ہجرت کا ارادہ کیا تو مکہ کے ایک رئیس ابن الدغنہ نے آپؓ کو یہ کہہ کر پناہ دی کہ ایسا شہر کس طرح آباد رہ سکتا ہے جہاں سے آپ ایسی ہستی رخصت ہوجائے۔ چنانچہ اُس کی ضمانت پر آپؓ واپس تشریف لے آئے۔ لیکن جلد ہی کفار نے ابن الدغنہ پر دباؤ ڈالا کہ آپؓ کی عبادت کی وجہ سے کفار کے بیوی بچے آپؓ کی طرف راغب ہورہے ہیں۔ چنانچہ ابن الدغنہ نے آپؓ سے کہا کہ آپؓ کے طرز عمل سے اہل مکہ کو شکوہ ہے کہ اس طرح اُن کی عورتیں اور بچے مسلمان ہوجائیں گے اس لئے آپؓ یہ طریق چھوڑ دیں اور اندر بیٹھ کر قرآن شریف پڑھا کریں ورنہ مجھے اپنی حفاظت واپس لینی پڑے گی۔ آپؓ نے جواب دیا کہ آپ اپنی حفاظت بے شک واپس لے لیں، مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ کی حفاظت ہی کافی ہے۔ چنانچہ ابن الدغنہ نے اپنی حفاظت واپس لینے کا اعلان کردیا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ہجرت مدینہ تک مکہ میں ہی قیام فرمایا اور کفار کے مظالم صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے۔

حضرت بلالؓ حبشی غلام تھے۔ آپؓ کا مالک امیہ بن خلف آپؓ کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ریت پر لٹاکر سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیتا اور زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگاتا۔ ایذا دینے والے تھک جاتے اور باریاں بدلتے رہتے لیکن آپؓ کی زبان سے اَحَد اَحَد کے سوا کچھ نہ نکلتا۔ ایک بار حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپؓ کو اس حالت میں دیکھا تو خرید کر آزاد کردیا۔

یمن سے ہجرت کرکے مکہ تشریف لانے والے حضرت یاسرؓ اور آپؓ کی بیوی سمیہؓ اور بیٹے عمارؓ کو اسلام قبول کرنے کی پاداش میں اذیت ناک سزائیں دی گئیں۔ حتی کہ ابو جہل نے نیزہ مار کر حضرت سمیہؓ کو شہید کردیا اور وہ اسلام کے نام پر شہید ہونے والی پہلی خاتون ٹھہریں۔

حضرت صہیبؓ بن سنان کو روم سے بطور غلام پکڑ کر لایا گیا تھا۔ آپؓ اور حضرت عمارؓ اپنے گھروں سے اکیلے دارارقم کی طرف روانہ ہوئے تاکہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیں۔ راستہ میں اتفاقاً دونوں کی ملاقات ہوئی اور پھر اکٹھے مسلمان ہوئے اور دونوں لمبے عرصہ تک کفار کے مظالم سہتے رہے۔ جب ہجرت مدینہ ہوئی تو حضرت صہیبؓ بھی ایک روز مدینہ کی طرف روانہ ہوئے لیکن کفار کی ایک جماعت نے آپؓ کا تعاقب کیا۔ جب وہ آپؓ کے پاس پہنچے تو آپؓ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ مَیں بہت اچھا تیرانداز ہوں، جب تیر ختم ہوجائیں گے تو پھر تلوار سے مقابلہ کروں گا، جب تلوار بھی میرے ہاتھ میں نہ رہے تو پھر جو تمہارا جی چاہے کرلینا، لیکن اگر تم چاہو تو میری جان کے بدلے میرا مال اور دو لونڈیاں لے لو۔ کفار اس پر راضی ہوگئے اور حضرت صہیبؓ نے مدینہ پہنچ کر جب آنحضور ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپؐ نے فرمایا: صہیب نے نفع کی تجارت کی۔

عمر بن خطاب گھر سے ننگی تلوار ہاتھ میں لئے نکلے تاکہ نعوذباللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی آواز ہمیشہ کے لئے دبادیں۔ راستہ میں کسی نے اطلاع دی کہ اپنی بہن اور بھائی کی خبر لو، وہ دونوں مسلمان ہوچکے ہیں۔ چنانچہ آپ غصہ کی حالت میں اپنی بہن کے گھر پہنچے۔ ...... حضرت فاطمہؓ بنت خطاب نے اپنے بھائی عمر بن خطاب کے ہاتھ سے مار کھائی اور زخمی ہوئیں لیکن اپنی استقامت کے اظہار کے ساتھ اُن کے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بنیں۔

حضرت ابو فکیہہؓ بنو عبددار کے غلام تھے۔ وہ آپؓ کو ایسی سخت ایذائیں دیتے کہ آپؓ بے ہوش ہوجاتے۔ پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر آپؓ کو تپتی ریت پر گھسیٹا جاتا۔ ایک روز غلاموں کے مولیٰ سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپؓ پر ظلم ہوتا ہوا دیکھا تو آپؓ کو خرید کر آزاد کردیا۔

حضرت خبابؓ بن ارت بھی غلام بناکر مکہ میں لائے گئے۔ چھٹے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ آہنگری کا کام کرتے تھے۔ کفار آپؓ کی بھٹی سے کوئلے نکال کر آپؓ کو اُن پر لٹادیتے اور چھاتی پر پتھر رکھ دیتے، لوہے کی زرہ پہناکر دھوپ میں ڈال دیتے حتی کہ آپؓ بے ہوش ہوجاتے۔ گرم لوہے سے آپؓ کا سر مبارک داغا جاتا۔ ......جب اسلامی ترقی کا دَور شروع ہوا تو اس بات پر رویا کرتے کہ خدانخواستہ ہماری تکالیف کا بدلہ کہیں اِسی دنیا میں تو نہیں مل گیا۔

حضرت سلمہؓ ابن ہشام ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے اور ہجرت کرکے حبشہ تشریف لے گئے۔ اہل مکہ کے اسلام لانے کی افواہ کو سچا سمجھ کر واپس آئے تو پھر آپؓ کے بھائی ابو جہل نے آپؓ کو کہیں جانے نہ دیا اور ایک لمبا عرصہ اذیتیں دیتا رہا۔ آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لانے کے بعد دعا کیا کرتے کہ خدایا ولیدؓ بن ولید، سلمہؓ بن ہشام اور عیاشؓ بن ربیعہ کو مشرکین کی سختیوں سے نجات دے۔ ولیدؓ بن ولید غزوہ بدر میں مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے نکلے اور حضرت عبداللہؓ بن جحش کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ آپکے بھائی خالد بن ولید آپ کو چھڑانے کیلئے آئے تو آنحضور ﷺ نے فدیہ میں اُن کے والد کی زرّہ، تلوار اور خود طلب کیں۔ خالد نے فدیہ دے کر ولید کو چھڑالیا لیکن مکہ واپس روانہ ہوئے تو راستہ میں ہی بھائیوں کو چھوڑکر مدینہ آئے اور مسلمان ہوکر پھر بھائیوں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ بھائیوں نے کہا کہ جب تم نے اسلام قبول کرنا ہی تھا تو فدیہ سے قبل ہی کیوں نہ ہوگئے، خواہ مخواہ والد کی نشانیاں بھی ضائع ہوگئیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ مَیں قریش کو یہ طعنہ دینے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ ولید فدیہ کے ڈر سے مسلمان ہوگیا ہے۔ راستہ میں تو بھائیوں نے کوئی تعرض نہ کیا لیکن مکہ پہنچ کر آپؓ کو سلمہؓ اور عیاشؓ کے ساتھ قید کردیا۔ عیاشؓ بن ربیعہ نے ابتدائی ایام میں اسلام قبول کیا اور لمبا عرصہ ابو جہل کی اذیتیں سہیں جو آپؓ کا ماں جایا بھائی تھا۔ پھر آپؓ مدینہ ہجرت کرگئے تو ابو جہل نے مدینہ آکر آپؓ سے کہا کہ والدہ تمہاری جدائی سے سخت بے قرار ہیں، انہوں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک وہ تم کو دوبارہ دیکھ نہ لیں گی، اُس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالیں گی اور نہ سایہ میں بیٹھیں گی۔ عیاشؓ ماں کا یہ حال سن کر ابو جہل کے ساتھ مکہ واپس آگئے اور یہاں پہنچ کر ابو جہل نے انہیں بھی قید کردیا۔ یہ تینوں کفار کی قید میں تھے کہ ولیدؓ کسی طرح نکل بھاگے اور مدینہ پہنچ کر آنحضور ﷺ کو ساری داستان سنائی۔ آنحضور ﷺ نے ولیدؓ کو دوبارہ مکہ بھیجا تاکہ دونوں قیدی ساتھیوں کو بھی چھڑالائیں۔ چنانچہ آپؓ مکہ گئے اور دونوں صحابہؓ کو نکال لائے۔

حضرت خالدؓ بن سعید نے ایک خواب دیکھ کر قبول اسلام کی ابتدا میں ہی توفیق پائی۔ والد کے ہاتھوں شدید دکھ برداشت کئے۔ قید تنہائی میں کئی روز بھوکے پیاسے رکھے گئے۔ آخر ایک روز موقع پاکر بھاگ نکلے اور اطراف مکہ میں روپوش ہوگئے۔

حضرت عبداللہؓ بن سہیل قبول اسلام کی بناپر اپنے خاندان کی طرف سے ملنے والی تکالیف پر حبشہ ہجرت کرگئے۔ کچھ عرصہ بعد واپس آئے تو والد نے پکڑ کر پھر ظلم کا وہی دَور شروع کردیا۔ آخر آپؓ مظالم سے تنگ آکر اپنی توحید کو شرک کے پردہ میں چھپانے پر مجبور ہوگئے۔ مشرکین نے سمجھا کہ آپؓ پھر باطل پرستوں کے حلقہ میں آگئے ہیں چنانچہ بدر کی جنگ کے لئے آپؓ کو بھی کفار ہمراہ لے گئے لیکن حضرت عبداللہؓ جنگ سے پہلے ہی شرک کا ظاہری جامہ چاک کرکے لوائے توحید کے نیچے آکھڑے ہوئے۔

حضرت زبیرؓ بن عوام آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ سولہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ کا چچا آپؓ کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتا لیکن آپؓ استقلال سے توحید پر قائم رہے۔ پہلے حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت فرمائی۔

حضرت زنیرہؓ ابتدائے بعثت میں اسلام لائیں۔ بنو مخزوم کی کنیز تھی۔ ابو جہل شدید تکلیفیں دیتا۔ اسلام لانے کے بعد اتفاقاً آپؓ اندھی ہوگئیں تو مشرکین نے کہنا شروع کردیا کہ اسے لات اور عزیٰ کی نافرمانی نے اندھا کردیا ہے۔ آپؓ جواب دیتیں کہ بتوں کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ انہیں پوجنے والے کون ہیں اور اللہ چاہے تو میری بینائی کو لوٹا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ آپؓ کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں، اس پر مشرکین کہنے لگے کہ یہ تو محمدؐ کا جادو ہے۔ ابو جہل آپؓ کو دیکھ کر غصہ سے کہا کرتا کہ کیا اس بیوقوف اور کم علم زنیرہ پر تو اسلام کی سچائی ظاہر ہوگئی اور مَیں صاحبِ علم اور فراست اس سچائی کو نہ سمجھ سکا؟

آنحضرت ﷺ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے خاوند ابوالعاص نے بدر میں کفار کی طرف سے شرکت کی اور مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوکر اس شرط پر رہا کئے گئے کہ واپس جاکر حضرت زینبؓ کو مدینہ بھیج دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے واپس جاکر حضرت زینبؓ کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ لیکن قریش نے تعاقب کیا اور ایک بدبخت ہبار بن اسود نے آپؓ کو نیزہ مار کر زمین پر گرادیا۔ آپؓ حاملہ تھیں، چنانچہ حمل ساقط ہوگیا اور اسی حادثہ کے نتیجہ میں آپؓ نے وفات پائی۔

جنگ بدر کے بعد دس صحابہ کی ایک جماعت کو آنحضرت ﷺ نے ایک مہم پر بھجوایا۔ مقامِ ہدہ میں ہذیل کے ایک قبیلہ بنی طیان کے قریباً ایک سو تیراندازوں نے ان کا پیچھا کرکے ان کا محاصرہ کرلیا اور تیروں کی بارش کرکے سات صحابہ کو شہید کردیا جبکہ باقی تین سے کہا کہ اگر وہ خود کو کفار کے حوالہ کردیں تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ جب یہ تینوں کفار کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں پکڑ کر باندھنا شروع کردیا۔ اس پر ایک صحابی نے اعتراض کیا تو کفار نے انہیں شہید کردیا اور باقی دو صحابہ کو قید کرکے ساتھ لے گئے۔ اُن دو میں سے ایک حضرت خبیبؓ کو بنوحارث نے خرید لیا تاکہ بدر کے میدان میں حضرت خبیبؓ کے ہاتھوں قتل ہونے والے حارث بن نوفل کا بدلہ لے سکیں۔ جب آپؓ کو شہید کرنے کے لئے حرم سے باہر لایا گیا تو آپؓ نے کفار کی اجازت سے دو نفل نماز پڑھی اور پھر فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھوگے کہ مجھے موت کا خوف ہے تو مَیں نماز کو لمبا کرتا۔ پھر حضرت خبیبؓ نے یہ اشعار پڑھے کہ مَیں مسلمان ہونے کی حالت میں جان دے رہا ہوں۔ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ مَیں قتل ہوکر کس پہلو پر گروں گا۔ اور یہ بات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے ایک ایک ٹکڑے میں برکت رکھ دے۔

ایک روز مسجد حرام کے قریب کفار نے آنحضور ﷺ کو زدوکوب کرنا شروع کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دوڑتے ہوئے جاکر کفار کو برا بھلا کہا تو انہوں نے آنحضور ﷺ کو چھوڑدیا اور آپؓ کو مارنے لگے۔ آپؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ابا گھر آئے تو آپ جب بالوں کی مینڈھی کو ہاتھ لگاتے تو وہ آپؓ کے ہاتھ میں آجاتی۔ اس پر یہی فرماتے تبارکت یا ذاالجلال والاکرام۔

حضرت ابوجندلؓ بن سہیل نے اسلام قبول کیا تو آپؓ کے والد نے آپؓ کو قید کردیا۔ ۶ ہجری میں جب آنحضور ﷺ عمرہ کے ارادہ سے مکہ تشریف لے جارہے تھے تو حدیبیہ کے مقام پر کفار کے ساتھ صلح کا ایک معاہدہ ہوا جس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ کافروں میں سے جو شخص اسلام لاکر مدینہ جائے اُسے مکہ واپس بھیج دیا جائے۔ ابھی صلح نامہ پر دستخط نہیں ہوئے تھے کہ حضرت ابوجندلؓ کسی طرح زنجیروں میں جکڑے ہونے کی حالت میں وہاں پہنچ گئے تاکہ اسلامی لشکر کی مدد سے اس مصیبت سے چھٹکارا پائیں۔ لیکن سہیل نے اصرار کیا کہ ابوجندلؓ کو اُس کے حوالہ کردیا جائے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے انہیں سہیل کے سپرد کردیا اور ابوجندلؓ کو تسلّی دی اور صبر کرنے کا حکم دیا۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر نے ابتدا میں ہی اسلام قبول کیا لیکن اسے چھپائے رکھا۔ ایک روز کسی نے آپؓ کو نماز پڑھتے دیکھا تو پھر خاندان کے مظالم آپؓ پر شروع ہوئے۔ آخر آپؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرگئے اور ایک مدت کے بعد واپس مکہ آئے۔ پھر مدینہ میں اسلام کے پہلے مربی کے طور پر بھجوائے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپؓ کی اسلام سے پہلی زندگی کے بارہ میں فرمایا کہ مَیں نے مکہ میں مصعبؓ سے بڑھ کر کوئی اَور آدمی نازونعمت میں پلا ہوا اور سجا سجایا نہیں دیکھا۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص (فاتح ایران) نے انیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تو آپؓ کی والدہ نے بات چیت، کھانا پینا سب کچھ چھوڑ دیا اور تین روز تک بے آب ودانہ رہیں۔ آپؓ اپنی والدہ کے بہت فرمانبردار تھے لیکن اس موقع پر ایمان کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ آپؓ کے چھوٹے بھائی حضرت عامرؓ بن ابی وقاص بھی ابتداء میں ہی دسویں نمبر پر ایمان لائے تو آپؓ کی والدہ نے قسم کھالی کہ جب تک عامرؓ تائب نہ ہوں گے وہ نہ سایہ میں بیٹھیں گی نہ کھانا کھائیں گی لیکن آپؓ نے ماں کو تڑپتے ہوئے دیکھ کر بھی دین کو نہ چھوڑا۔ پہلے حبشہ ہجرت کی اور پھر مدینہ تشریف لے گئے۔

حضرت طلحہؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تبلیغ کے ذریعہ اسلام قبول کیا تو آپؓ کے بھائی نے ان دونوں کو ایک ہی رسی میں باندھ کر بہت مارا اور سخت تکلیفیں پہنچائیں لیکن ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کو جب آنحضور ﷺ کے دعویٰ کی خبر پہنچی تو آپ نے تحقیق کیلئے اپنے بھائی کو مکہ بھیجا۔ اُس نے واپس آکر آنحضور ﷺ کی تعریف کی تو آپؓ خود مکہ آئے اور اسلام قبول کرلیا۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ کی تکلیف کے خیال سے فرمایا کہ اگر چاہو تو اپنے اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرو اور فتح اور غلبہ کا انتظار کرلو تو آپؓ نے عرض کیا کہ مَیں سچائی کو چھپا نہیں سکتا۔ پھر آپؓ مسجد حرام تشریف لے گئے اور بلند آواز سے کلمہ پڑھا۔ کفار نے خوب مارا تو حضرت عباسؓ نے (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کفار سے یہ کہہ کر آپؓ کو نجات دلوائی کہ قبیلہ غفار مکہ سے شام جانے والے راستہ پر پڑتا ہے، اگر اس (ابوذرؓ) کو نقصان پہنچا تو وہ قریش کا راستہ روک دیں گے۔ تاہم دوسرے روز دوبارہ یہی واقعہ ہوا اور آپ کو کلمہ پڑھنے پر کفار نے شدید اذیت پہنچائی۔

……❀……❀……❀……

اصحاب رسولؐ کی باہمی محبت واخوت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب کے ایک تفصیلی مضمون میں صحابہ رسولؐ کی باہمی محبت واخوت اور ایثار کا ذکر ہے۔

قرآن کریم عربوں کی اسلام سے پہلی اور بعد کی حالت کا نقشہ یوں کھینچتا ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے مگر اُس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کردی، پس تم اس کی اس عظیم نعمت سے ایک دوسرے کے بھائی بند ہوگئے۔

محبت واخوت کی بڑی مثال تو مؤاخات کا منظر ہے جب مکہ سے خالی ہاتھ آنے والے مہاجرین کو انصار مدینہ کا بھائی بنادیا۔ پہلے روز ۹۰؍اشخاص کے درمیان رشتہ اخوت قائم ہوا۔ انصار و مہاجرین کی طرف سے اس سلسلہ اخوت پر جس اخلاص ووفا کے ساتھ عمل ہوا وہ حقیقی اخوت سے بھی بڑھ کر ہے۔ کئی انصار نے اپنے زراعت کے کام میں مہاجر بھائی کو برابر کا شریک کرلیا، اپنے باغات تقسیم کرلئے۔

سعدؓ بن الربیع نے اپنا سارے سامان کا نصف اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سامنے رکھ دیا اور جوش محبت میں یہاں تک کہہ دیا کہ میری دو بیویاں ہیں، مَیں اُن میں سے ایک کو طلاق دیتا ہوں اور تم اس سے شادی کرلو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اُن کا شکریہ ادا کیا اور اُن کے لئے دعا کی۔ پھر بازار کا راستہ پوچھا اور تجارت شروع کردی۔ جلد ہی وہ امیر کبیر آدمی بن گئے اور پھر ایک انصاری لڑکی سے شادی کرلی۔

اس سلسلہ اخوت کا اثر وراثت تک تھا چنانچہ فیصلہ تھا کہ اگر کوئی انصار فوت ہو تو اس کا ترکہ بحصہ رسدی اسکے بھائی مہاجر کو بھی ملے۔ یہ سمجھوتہ غزوہ بدر تک قائم رہا جب احکامِ وراثت کا نزول ہوا۔

صحابہؓ کے جذبۂ ایثار کا نقشہ اس واقعہ سے کھینچا جاسکتا ہے جب ایک جنگ میں حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل، حضرت حارثؓ بن ہشام اور حضرت سہیلؓ بن عمرو جان کنی کی حالت میں تھے۔ ایسے میں ایک شخص نے حضرت عکرمہؓ کو پانی پیش کیا تو انہوں نے حضرت سہیلؓ کو پلانے کے لئے کہا اور انہوں نے حضرت حارثؓ کی طرف اشارہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تینوں نے اس حالت میں جام شہادت نوش کیا کہ وہ ایثار کے جذبہ کے تحت پانی نہ پی سکے۔

قرآن کریم میں صحابہؓ کا انداز قربانی یوں بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ اپنے نفس پر اپنے بھائی کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ خود نقصان اٹھائیں۔

ایک بار ایک مسلمان نے اپنے باغ کی دیوار بنانے کے لئے کسی شخص کا درخت خریدنا چاہا لیکن اُس نے انکار کردیا۔ آنحضورؐ نے درخت کے مالک سے فرمایا کہ اگر تم یہ درخت دیدو تو جنت میں اس کے عوض تمہیں درخت ملیں گے۔ چونکہ یہ بات حکمانہ کہی گئی تھی اس لئے اُس شخص نے درخت دینا پسند نہ کیا۔ جب یہ بات ایک صحابی حضرت ثابتؓ بن مداح کو معلوم ہوئی تو وہ اُس شخص کے پاس گئے اور اپنا باغ اُسے دے کر درخت کا سودا کرلیا اور پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں وہ درخت پیش کردیا۔ جب حضرت ثابتؓ کی بیوی کو اس کا علم ہوا تو خوشی سے بولیں کہ کیا ہی نفع مند سودا ہے۔

اسی طرح ایک بار ایک یتیم لڑکے نے ایک باغ پر دعویٰ کیا۔ آنحضور ﷺ نے اُس لڑکے کے خلاف فیصلہ دیا تو وہ رو پڑا۔ آپؐ کا دل اتنا پسیجا کہ آپؐ نے باغ کے مالک کو کہا کہ اگرچہ فیصلہ تمہارے حق میں ہوا ہے لیکن اگر تم یہ باغ اس لڑکے کو دیدوگے تو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ تمہیں جنت میں دے گا۔ مگر اس شخص کو حضورؐ کا مشورہ قبول کرنے میں تأمّل ہوا تو ایک صحابی حضرت ابوالدحداحؓ نے اپنا زیادہ عمدہ باغ دے کر اُس شخص سے باغ حاصل کیا اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا تاکہ اُس لڑکے کو دیدیا جائے۔

حضرت حمزہؓ غزوہ احد میں شہید ہوئے تو اُنکی حقیقی بہن حضرت صفیہؓ نے حضرت زبیرؓ کو دو چادریں دیں تاکہ حضرت حمزہؓ کو کفنادیا جائے۔ حضرت زبیرؓ نے دیکھا کہ حضرت حمزہؓ کے پہلو میں ایک انصاری کو کفن میسر نہیں ہے چنانچہ آپؓ نے گوارا نہ کیا کہ اپنے ماموں کو دو چادریں پہنادیں اور دوسرا بھائی بے کفن پڑا رہے۔ چنانچہ ایک چادر ان کو دیدی۔ لیکن سیدالشہداء کے لئے ایک چادر ناکافی تھی۔ سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہوجاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہوجاتا۔ آنحضورؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

حضرت قیسؓ بن عبادہ کے کثرت سے لوگ مقروض تھے۔ ایک بار آپؓ بیمار ہوئے تو آپکو علم ہوا کہ مقروض عیادت کیلئے آتے ہوئے شرماتے ہیں۔ اس پر آپؓ نے اعلان عام فرمادیا کہ مَیں نے سب کا قرض معاف کردیا۔ ایک موقع پر حضرت کثیرؓ بن صلت نے آپؓ سے تین ہزار کا قرض لیا۔ جب وہ واپس کرنے آئے تو حضرت قیسؓ نے فرمایا کہ وہ کوئی چیز دے کر واپس نہیں لیا کرتے۔

حضرت طلحہؓ نے بنو تمیم کے کئی محتاجوں کی کفالت کی اور مقروضوں کا قرض ادا کیا۔ ایک شخص کا تیس ہزار درہم قرض بھی سارا ادا کیا۔

حضرت ابوشریحؓ نے یہ اعلانِ عام کر رکھا تھا کہ میری کھانے پینے کی اشیاء ہر کوئی بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے، کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔

حضرت سعید بن العاصؓ بنوامیہ کے رئیس تھے۔ آپؓ کبھی کسی کا سوال ردّ نہ فرماتے۔ اور اگر کچھ پاس نہ بھی ہوتا تو یہ تحریر دیدیتے کہ بعد میں آکر وصول کرلے۔

حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس ایک ضعیف خاتون نے آکر کہا کہ میرے گھر میں چوہے نہیں ہیں۔ مراد یہ تھی کہ اُن کے گھر میں غلّہ اور اناج موجود نہیں۔ حضرت سعدؓ نے کہا کہ اس کا سوال کرنے کا طریق بہت عمدہ ہے اور پھر اس کا گھر خوردنی اشیاء سے بھر دیا۔

حضرت زبیر بن العوامؓ بہت متموّل تھے اور آپؓ کے پاس کام کرنے کے لئے متعدد خادم تھے۔ لیکن آپؓ کی فیاضی اس قدر تھی کہ بائیس لاکھ کے مقروض ہوگئے تھے۔ قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ مَیں نے بغیر کسی غرض کے ہمدردانہ خرچ کرنے والا اُن سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

ایک دفعہ حضرت علیؓ کا ایک معاند مدینہ آیا۔ اُس کے پاس زادراہ اور سواری نہ تھی۔ لوگوں نے اسے حضرت امام حسینؓ کے پاس جانے کا مشورہ دیا۔ اُس نے حضرت امام حسینؓ سے سوال کیا تو آپؓ نے دونوں چیزوں کا انتظام کردیا۔ کسی نے عرض کیا کہ آپؓ نے ایسے شخص کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے جو آپؓ کے والد ماجد سے دشمنی رکھتا ہے۔ آپؓ نے فرمایا: کیا مَیں اپنی آبرو نہ بچاؤں!۔

ایک دفعہ حضرت حسنؓ نے ایک شخص کو مسجد میں دعا کرتے ہوئے دیکھا کہ خدایا مجھے دس ہزار درہم دے۔ آپؓ گھر واپس آئے اور اُسے اتنی رقم بھجوادی جس کے لئے وہ دعا کر رہا تھا۔

حضرت حسنؓ ایک دفعہ کھجوروں کے ایک باغ میں آئے تو دیکھا کہ ایک حبشی غلام روٹی کھا رہا ہے، اس طرح کہ ایک لقمہ وہ خود کھاتا ہے اور دوسرا ایک کتے کو دیتا ہے یہاں تک کہ اُس نے آدھی روٹی کتے کو کھلادی۔ آپؓ نے اُس سے اُس کے مالک کا نام دریافت کیا اور فرمایا کہ جب تک مَیں واپس نہ آؤں، یہیں رہنا۔ جب آپؓ واپس آئے تو اُس سے فرمایا کہ مَیں نے تمہیں اور اس باغ کو خرید لیا ہے اور اب مَیں تمہیں آزاد کرکے یہ باغ تمہارے نام ہبہ کرتا ہوں۔ غلام نے یہ بات سنی تو کہا کہ آپؓ نے جس خدا کے لئے مجھے آزاد کیا ہے، مَیں اُسی کی راہ میں یہ باغ صدقہ کرتا ہوں۔

……❀……❀……❀……

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء کی زینت مکرم فیض چنگوی صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:-

نبیؐ کے صحابہؓ کا ثانی کہاں ہے
زمینی ہو یا آسمانی، کہاں ہے؟
ارادے جواں اور تڑپ غیرفانی
یہ دیں کے لئے جانفشانی کہاں ہے
دلوں میں حقیقت کی مشعل فروزاں
لبوں پہ یہ حق ترجمانی کہاں ہے؟
بیاں کرسکے فیضؔ ان کے فضائل
زبان و قلم میں روانی کہاں ہے؟

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

05/02/2001 – 11/02/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 5th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: Lesson No.112, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.139 ®
02.10	M.T.A USA: National Ansarullah Ijetma 2000
03.10	Urdu Class: Lesson No.63 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.15	Learning Chinese: Lesson No.199 ®
04.45	Dars Malfoozat by Dost Mohammad Shahid
05.00	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.21 Produced By MTA Pakistan
07.00	Dars Ul Quran: (1998) Rec.5.01.98
08.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.139®
09.20	Urdu Class: Lesson No. 63 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Introduction to Camera Part 4
13.10	Rencontre Avec Les Francophones With Huzoor & French speaking guests
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.186
16.05	Children's Corner: Kudak No.21
16.25	Children's Class: Lesson No.113, Part 1
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.64
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.140
20.30	Turkish Programme: Various Items
21.00	Rohani Khazaine: Programme No.19, Pt 1 Quiz about Braheen e Ahmadiyya
21.40	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.186 ®
23.25	Introduction to Camera Part 4®

Tuesday 6th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.113, Part 1®
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.140 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.15	MTA Sports: Badminton Tournament Produced By MTA Pakistan
02.45	Urdu Class: Lesson No.64 ®
03.55	Opening Speech: J/S District Umar Coat By Maulana Sultan Mahmood Anwar Sb.
04.35	Documentary: "Sangh e Meel" -Railway
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.113, Part 1 ®
07.15	Pushto Programme: Friday Sermon Rec.14.01.00, With Pushto Translation
08.10	Rohani Khazaine: Prog.No.19/Part 1 ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.140 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.64 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Le Francais C'est Facile: Lesson No.6
13.05	Bengali Mulaqat Rec: 11.04.00 With Bangla Speaking Guests
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.156
16.05	Documentary: Sangh e Meel ®
16.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.6 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.65
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No 141 With Arabic Speaking Guests
20.35	MTA Norway: Discussion Programme
20.50	Bengali Mulaqat: With Hazoor
21.50	Hamari Kaenat: Part 78
22.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.156 ®
23.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.6 ®

Wednesday 7th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Hifze Ishaar No.11 ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.141 ®
02.10	Bengali Mulaqat: Rec.11.04.00 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.65 ®
04.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.6 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.156 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Hifze Ishaar No.11 ® Produced By MTA Pakistan
07.10	Swahili Programme: Darsul Hadith
07.40	Speech: by Abdul Khalik Khalid Sb. 'The Loyalty of the Companions of Hadhrat Masih Maud (AS)'
08.20	Hamari Kaenat: No.78 ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.141®
10.00	Urdu Class: Lesson No.65 ®
11.05	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No.25
13.00	Atfal Mulaqat With Huzoor Rec 12.11.00
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.157
16.05	Urdu Asbaaq: Lesson No.25 ®
16.30	Children's Corner: Children's Workshop
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.66
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.142
20.35	MTA France: Various Items
21.00	Atfal Mulaqat: Rec.12.04.00 ®
22.00	Kehkay Shan: Presented by Nafees Ahmad Attique Sahib
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.157 ®
23.35	Urdu Asbaq: Lesson No.25 ®

Thursday 8th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Children'sWorkshop ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.142 ®
02.10	Atfal Mulaqat: With Hazoor ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.66 ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.25 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.157 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Children's Workshop ®
07.05	Sindhi Programme: Attitudes towards Guests
07.50	Tabarukaat: By Maulana Abul Ata Sahib Topic 'Trust in God' J/S Rabwah
08.25	Kehkay Shan: 'Inspiration of Books' ®
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.142
10.00	Urdu Class: Lesson No.66 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Turkish: Lesson No.5
13.00	Q/A Session With Hazoor
14.05	Bengali Service: F/Sermon Rec: 21.12.94 With Bangali Translation
15.15	Homeopathy Class: Lesson No.187
16.20	Children's Corner: Guldasta
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.67
19.35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.143
20.40	MTA Lifestyle: Al Maidah "Macaroni" Presentation of MTA Pakistan
20.55	Tabarukaat: Speech by Mau.Abdul Atta Sb.®
21.35	Quiz History of Ahmadiyyat No.72 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.05	Homeopathy Class: Lesson No.187 ®
23.25	Learning Turkish: Lesson No.5

Friday 9th February 2001

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.45	Children's Corner: Guldasta No.1®
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.143 ®
02.20	Tabarukaat: Speech by Mau.Abdul Atta Sb. ®
02.55	Urdu Class: Lesson No.67 ®
04.00	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.20	Learning Turkish: Lesson No.5 ®
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.187 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Guldasta No.1 ®
07.20	Quiz; History of Ahmadiyyat No.72 ®
07.50	Saraiky Programme: F/S With Siraiky Translation Rec.28.04.00
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.143 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.67 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: From London
14.00	Documentary: Handicraft Presentation MTA Sahiwaal
14.30	Majlis e Irfan: Rec.05.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.20	Lajna Magazine: Programme No.4
15.50	Friday Sermon: ®
16.30	Children's Corner: Class No.39, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.68
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.144 Rec:03.04.96
20.30	Intereview: Salah-ud-Din Sb. Of Qadian Host: Raja Ghalib Ahmad Sb.
21.35	Friday Sermon: ®
22.40	Quiz Programme: MTA Pakistan
23.05	Majlis Irfan: With Hazoor Rec.05.05.00 ®

Saturday 10th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.39 P/1 Hosted by Naseem Mehdi Sahib Presentation of MTA Canada
01.10	Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.144 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.68 ®
04.20	Computers for Everyone: Part 85 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.55	Majlis e Irfan: ®
06.05	Tilawat, News
06.50	Children's Class: No.39 Part 1 ® Produced By MTA Canada
07.20	MTA Mauritius: Various Programmes
08.20	Interview: Malik Salah uddin Sb.
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.144 ® With Hadhrat Khalifatul ,Masih IV
09.55	Urdu Class: Lesson No.68 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Danish ®
13.05	German Mulaqat: Rec.08.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Quiz: Khutabat-e-Imam From F/S Rec. 11.02.00
16.00	Children's Class: With Huzoor Rec.15.04.00
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.69 Rec: 11.06.95
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.145 Rec:09.04.96
20.40	Weekly Preview
20.55	Arabic Programme:A few extracts From Tafseer ul Kabeer
21.20	Children's Class: ® Rec.15.04.00
22.20	Interview: Malik Salah uddin Sb ®
23.00	German Mulaqat: Rec.08.04.00 ®

Sunday 11th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat-e-Iman
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.145 ®
02.30	Documentary: Presented by Tanveer Khohar Produced By MTA International
02.50	Urdu Class: Lesson No.69 ®
03.50	Weekly Preview
04.05	Seeratun Nabee (SAW)
04.55	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Preview
06.50	Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20	German Mulaqat: 08.04.00 ®
08.20	Chinese Programme: Part 29 Islam Amongst Religions
08.40	Liqaa Ma'al Arab ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.69 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Chinese: Lesson No.200 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec. 09.04.00
14.15	Bengali Service: Various Programmes
15.15	Friday Sermon: From London ®
15.45	Medical Matters: No.2
16.15	Weekly Preview
16.25	Children'sClass: LessonNo.113 Rec. 04.04.98 Final Part
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.70 Rec. 15.06.95
19.15	Weekly Preview
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.146 Rec. 10.04.96
21.25	Darsul Quran No.6 Rec.06.01.98 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.55	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.09.04.00®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 — Friday, February 2, 2001 — Issue No. 5

تعلیمی و تربیتی کلاسز

جماعت ہائے احمدیہ کینیا (مشرقی افریقہ)

رپورٹ: مقصود احمد منیب۔ مبلغ سلسلہ کینیا)

جماعت احمدیہ کینیا میں تعلیمی و تربیتی کلاسز کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ میں ماہ ستمبر اکتوبر اور نومبر ۲۰۰۰ء میں چار بڑی کلاسوں کا انعقاد ہوا۔ ان میں سے دو نیشنل ہیڈکوارٹر نیروبی میں ملکی سطح پر منعقد ہوئیں۔ تیسری کلاس نیانزا زون اور چوتھی کلاس مابیرا زون میں جسے کوریا لینڈ بھی کہتے ہیں منعقد ہوئی۔ اسی طرح ضلعی سطح پر بھی ۱۴ کلاسز منعقد کی گئیں۔

نیشنل تربیتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاسز پندرہ پندرہ دن کے لئے منعقد کی گئیں۔ ایک کلاس انصار و خدام کی تھی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ طالبعلم شامل ہوئے۔ ان میں سے ۲۵ نو مبایعین تھے۔ جو ۲۵ جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کلاس میں شامل ہوئے۔ چونکہ اس کلاس میں شامل ہونے والے اکثر نو مبایعین تھے اور عیسائیوں سے مسلمان ہوئے تھے اس لئے بنیادی طور پر انہیں نماز پڑھنے کا طریق سکھایا گیا۔ اس طرح اسلام اور احمدیت کا ابتدائی تعارف کروایا گیا۔ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اور نظام جماعت اور مالی قربانی کے بارہ میں مطلع کیا گیا۔ آخر پر امتحان بھی لیا گیا۔

☆......☆......☆

تربیتی کلاس لجنہ

دوسری تربیتی کلاس برائے لجنہ بھی نیروبی ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوئی۔ اس میں خدا کے فضل سے ۳۵ لجنات نے شرکت کی۔ جن میں سے ۹ نو مبایع تھیں اور ۱۵ جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کلاس میں شامل ہوئیں۔ ان کو نماز پڑھنے کا طریق، یسرنا القرآن، اسلام کا ابتدائی تعارف، اسلامی پردہ اور نظام جماعت سمجھایا گیا۔ اسی طرح اسلامی طرز معاشرت، نکاح کے مسائل، بچوں کی تربیت وغیرہ کے متعلق اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔

اس نوعیت کی یہ دوسری کلاس تھی۔ ساری لجنہ نیروبی نے بہت تعاون کیا۔ محترمہ صدر صاحبہ کینیا مسز قریشی صاحبہ کی نگرانی میں مسز بلقیس چیمہ صاحبہ، مسز قیصرہ شاہ صاحبہ، مسز سمیرا بھٹی صاحبہ، مسز انصاری صاحبہ، مسز مقصود احمد منیب صاحبہ اور مسز شمیم بٹ صاحبہ نے خصوصاً اس کلاس کو کامیاب بنانے میں بہت محنت کی اور وقت دیا۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

تربیتی کلاس۔ نیانزا زون

تیسری تربیتی کلاس نیانزا زون میں منعقد کی گئی۔ یہ کلاس کومبیوا (Combewa) میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں ۱۲ نو مبایعین ۸ جماعتوں سے تشریف لائے۔ یہ کلاس دس دن کے لئے منعقد کی گئی۔ کلاس میں نماز سادہ، نماز جمعہ، نماز جنازہ پڑھنے کا طریق سکھایا گیا۔ اسی طرح نظام جماعت کا تفصیلاً تعارف کروایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب و عشاء سوال و جواب کی مجلس لگائی جاتی رہی۔ آخری دن امتحان بھی لیا گیا اور دعا کے ساتھ اس کلاس کا اختتام ہوا۔ کھانا پکانے کا انتظام لوکل افراد جماعت کے ذمہ تھا جو انہوں نے باحسن نبھایا۔ اس طرح مقامی جماعت سے پانچ افراد روزانہ اس کلاس میں شامل ہوتے رہے۔

☆......☆......☆

تربیتی کلاس مابیرا زون

چوتھی کلاس خدا کے فضل سے کوریا لینڈ (Kuria Land) منعقد کی گئی۔ یہاں ہمارا زونل ہیڈکوارٹر مابیرا (Mabera) کا علاقہ ہے جہاں حال ہی میں مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر مکمل کی گئی ہے۔ اس کلاس میں ۱۲ نو مبایعین شامل ہوئے جو ۱۲ نئی قائم ہونے والی جماعتوں سے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس بھی نہایت کامیاب رہی۔ اس میں شامل ہونے والے تمام نمائندے قبل ازیں عیسائی تھے اس لئے ان کو نماز پڑھنے کا طریق، صداقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ازروئے بائبل اور کچھ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے کا طریق سکھلایا گیا۔ اسی طرح کلمہ طیبہ بھی یاد کرایا گیا۔ اور وضو کرنے کا طریق، آداب نماز سے مطلع کیا گیا۔ کلاس کے اختتام پر امتحان لیا گیا۔

☆......☆......☆

تربیتی کلاس ایسٹرن زون

ایسٹرن زون میں اللہ کے فضل سے ۶ تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں۔

ایک کلاس قادیانی مسجد میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں ۱۸۔ انصار خدام نے شرکت کی۔ اس کلاس میں قرآن کریم، احادیث، نظام جماعت اور مالی قربانی کی حکمت بتائی گئی۔

دوسری کلاس کیکومیا مسجد میں منعقد کی گئی۔ اس کلاس میں ۲۵۔ انصار و خدام نے شرکت کی۔ کلاس میں شریک ہونے والے اکثر عیسائیوں میں سے مسلمان ہوئے تھے اس لئے اس کو نماز، نظام جماعت اور مالی قربانی کی حکمت سمجھائی گئی۔

تیسری تعلیمی و تربیتی کلاس موالا ایریا میں منعقد کی گئی۔ اس کلاس میں ۱۲ لجنات اور ۱۰۔ اطفال نے شرکت کی۔ ان کو طریق نماز، اسلام کی ابتدائی تعلیم اور پردہ کی حکمت، نظام جماعت اور چندہ کے متعلق بتایا گیا۔

چوتھی تربیتی کلاس بیٹابوئی ایریا میں لگائی گئی۔ اللہ کے فضل سے یہ کلاس بھی ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ اس میں نماز اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا اور مالی قربانی کے متعلق بتایا گیا۔ حاضری ۳۲ رہی۔

پانچویں تربیتی کلاس گولینی ایریا میں منعقد ہوئی۔ یہ کلاس بھی اللہ کے فضل سے انتہائی کامیاب رہی۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے بھی سب عیسائیوں سے مسلمان ہوئے تھے۔ ہر نئی جماعت سے ایک ایک نو مبایع کو بلایا گیا تھا۔ ان کو بتایا گیا کہ واپس جاکر سب احباب جماعت کو جو کچھ یہاں سے سیکھا ہے سکھانا ہے۔ کلاس کے اختتام پر امتحان بھی لیا گیا۔

چھٹی تربیتی کلاس میبونی ایریا میں لگائی گئی۔ یہ کلاس بھی اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ اس کلاس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ۱۸ تھی۔ اس کلاس میں نماز سکھائی گئی اور اسلام کے ابتدائی تعارف کے علاوہ نظام چندہ سمجھایا گیا۔

اللہ کے فضل سے کلاسز کے نتائج بہت اچھے سامنے آرہے ہیں۔ جن جماعتوں میں پہلے چندہ کم تھا اب کلاس کے بعد چندہ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جمعہ کی نماز میں حاضری بڑھ گئی ہے اور خصوصاً تبلیغ کا جذبہ بہت بڑھا ہے۔

☆......☆......☆

تربیتی کلاس مریاکانی ایریا

مریاکانی ایریا میں مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب مرکزی مبلغ ہیں۔ اس علاقہ میں کافی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ بیعتوں کے لحاظ سے یہ علاقہ کافی زرخیز ہے۔ اس علاقہ میں جلسہ لنڈن ۲۰۰۰ء کے بعد اللہ کے فضل سے ۸ تربیتی کلاسز منعقد ہوئی ہیں۔ ان آٹھ کلاسز میں سے چھ کلاسز انصار اور خدام کی تھیں اور دو کلاسیں لجنہ کی تھیں۔ لجنہ کی کلاسز میں اللہ کے فضل سے حاضری ۵۲ رہی۔ ان کلاسوں میں نماز، قرآن کریم، اسلامی تعلیم کی حکمت، نظام چندہ اور پردہ کے بارہ میں بتایا گیا۔ اسی طرح رمضان المبارک کی افادیت کے متعلق بتایا گیا۔

انصار اور خدام کی حاضری بھی اچھی رہی۔ چھ کلاسوں کی حاضری ۱۳۰ رہی۔ کلاسز میں شریک ہونے والے اکثر عیسائیوں اور سنی مسلمانوں سے احمدی ہوئے تھے ان کو احمدیت کے بارہ میں بتایا گیا۔ نیز ان کو نظام جماعت اور مالی قربانی کے فوائد بتائے گئے۔ کلاسز میں شامل ہونے والے اللہ کے فضل سے یہ عزم لے کر لوٹے کہ ان میں سے ہر ایک داعی الی اللہ بنے گا اور اپنے علاقہ میں احمدیت کو پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کلاسز کے شیریں ثمرات ظاہر فرمائے۔

انوار قرآنی کے حصول کی
عارفانہ راہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ رقمطراز ہیں:

"حضرت مسیح موعودؑ کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے۔ جب کچہری سے فارغ ہوکر آتے تو دروازہ بند کرکے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے .... بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کرکے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپؑ مصلّی پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں۔

"یا اللہ تیرا کلام ہے۔ مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکوں گا"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول نمبر دوم صفحہ ۱۲ مطبوعہ ہندوستان سٹیم پریس لاہور ستمبر ۱۹۱۵ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔